عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
کارروائی
سہ ماہی اجلاس
مبلغین ختم نبوت
جلد: ۴۰
۲۴ تا ۳۰ صفرالخیر ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۳۷
تاریخی عظیم الشان
ختم نبوۃ کانفرنس
عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ حصولِ شفاعت کا ذریعہ ہے۔
مولانا اللہ وسایا
گھریلو تشدد بل قوم کے خاندانی نظام کو برباد کرنے کی سازش ہے۔
مولانا فضل الرحیم اشرفی
کسی بھی صورت قوانین ختم نبوت غیر موثر یا ختم نہیں ہونے دیں گے۔
لیاقت بلوچ
حالیہ ملکی صورت حال IMF, FATF کے مطالبات بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہیں۔
مولانا زاہد الراشدی
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور میں علماء کرام کے بیانات
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

عورت کی امامت

س:......کیا عورت مردوں کی امامت کراسکتی ہے؟ اگر عورت صرف عورتوں کی ہی جماعت کرائے تو کیا حکم ہے؟

ج:......عورت کا مردوں کی امامت کرانا ناجائز اور حرام ہے اور صرف عورتوں کی جماعت کرانا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ عورتوں کا تو مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہونا بھی مکروہ ہے، کیونکہ جماعت اور امامت مردوں کے ذمہ واجب ہے، عورتوں کے ذمہ نہیں ہے۔عورتوں کے لئے گھر پر ہی نماز پڑھنا افضل ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں گھر پر ہی نماز کا اہتمام کرنے پر وہ اجر وثواب عطا فرمادیں گے جو مردوں کو مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے پر ملتا ہے۔لہٰذا ان کو گھر پر ہی نماز پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔البتہ غیر مسلم ممالک میں جہاں گھر پر عورتوں کی دینی تعلیم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے حصولِ تعلیم کے لئے کبھی کبھی نماز کے لئے مکمل پردے کے ساتھ مسجد کے ایک علیحدہ حصہ میں آنا چاہیں تو انہیں اجازت ہے۔ایسی عورتوں کو چاہئے کہ وہ مسجد میں ایک علیحدہ جگہ مختص کرلیں اور پردہ کے اہتمام کے ساتھ سب وہاں حاضر ہوں اور اپنی آواز بھی مردوں تک نہ پہنچنے دیں۔خاموشی سے اپنی عبادت میں لگی رہیں اور دینی تعلیم حاصل کریں:

”لایجوز اقتداء رجل بامرأة، هكذا في الهداية۔“(فتاویٰ عالمگیری،ص:۸۵،ج:۱)

”ویکره امامة المرأة للناس في الصلوة كلها من الفرائض والنوافل۔“(فتاویٰ عالمگیری،ص:۸۵،ج:۱)

”ویکره حضورهن لجماعة ولو لجمعة وعيد و وعظ مطلقاً۔“(الدرالمختار مع ردالمحتار،ص:۴۱۸،ج:۱)

باجماعت نماز کی ادائیگی

س:......کیا کاروباری مصروفیت کی وجہ سے جماعت چھوڑنا جائز ہے؟

ج:......مردوں کے لئے فرض نماز مسجد میں جاکر باجماعت پڑھنا سنت مؤکدہ اور واجب ہے، بلاعذر باجماعت چھوڑنا جائز نہیں۔کاروباری مصروفیت کوئی ایسا شرعی عذر نہیں جس کی وجہ سے جماعت کو چھوڑ دینا جائز ہوجائے، اس سے اجتناب لازمی ہے۔

”الجماعة سنة مؤكدة كذا في المتون وفي الغاية قال عامة مشايخنا انها واجبة۔“(فتاویٰ عالمگیری،ص:۸۲،ج:۱)

حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؒ الگ الگ شخصیت ہیں

س:......کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدیؒ دو علیحدہ علیحدہ شخصیت ہیں؟ کیا اس بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی وضاحت موجود ہے؟

ج:......قرآن کریم میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور قربِ قیامت میں وہ نازل ہوں گے اور کئی احادیث میں اس بارے میں تفصیل موجود ہے۔اسی طرح احادیث میں یہ بھی موجود ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان قربِ قیامت میں پیدا ہوں گے، ان کا نام محمد، ان کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا اور سادات خاندان سے ہوں گے۔اس کے علاوہ بھی بہت سی تفصیلات احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہیں، جن سے یہ بالکل واضح ہے کہ یہ دو علیحدہ، علیحدہ شخصیات ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۰ — ۲۴ تا ۳۰ ربصفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷ راکتوبر ۲۰۲۱ء — شمارہ:۳۷

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبد اللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں	۴	اداریہ
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، لاہور	۷	مولانا عبد النعیم، لاہور
سیّد امام حسین رضی اللہ عنہ	۱۰	مولانا محمد قاسم، کراچی
عقیدۂ ختم نبوت... قرآن وحدیث کی روشنی میں	۱۲	پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ
کارروائی سہ ماہی اجلاس مبلغین ختم نبوت	۱۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۱۸	" " " "
... ختم نبوت کانفرنسوں میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خطاب	۲۱	ضبط وتحریر: حافظ خرم شہزاد
تحفظ ختم نبوت سیمینار، سندھ یونیورسٹی جامشورو	۲۷	مولانا محمد ابرار شریف

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ:۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی:۳۵۰ روپے، سالانہ:۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قیامِ پاکستان کے بعد فتنۂ قادیانیت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ یہاں منتقل ہوگیا اور قادیانی سربراہ نے اپنی جنم بھومی قادیان کو چھوڑ کر پاکستان کے صوبہ پنجاب میں دریائے چناب کے کنارے ایک خطۂ زمین انگریزوں سے کوڑیوں کے مول خرید کر ’’ربوہ‘‘ کے نام سے اپنی ریاست قائم کرلی۔ ربوہ ریاستِ پاکستان کے اندر ایک مستقل ریاست کی غیر سرکاری حیثیت رکھتا تھا، جہاں قادیانی سربراہ کی اجازت کے بغیر کسی کو پر مارنے کی اجازت نہیں تھی، حتیٰ کہ سرکاری ملازمین کے لئے بھی قادیانی ہونا شرط تھا، کوئی مسلمان سرکاری ملازم ’’ربوہ‘‘ (موجودہ نام چناب نگر) میں قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔ شومئی قسمت کہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نامی ایک متعصب اور سکہ بند قادیانی تھا جو ریاست پاکستان سے زیادہ ریاست قادیان کا وفادار تھا، اس کی ماتحتی میں پاکستان کے حساس سرکاری کلیدی عہدوں اور سفارت خانوں میں قادیانی اور قادیانی نواز افسران کی کھیپ تیار ہوچکی تھی، جس کی بنا پر ۱۹۵۲ء میں مرزا محمود قادیانی نے بلوچستان صوبہ کو قادیانی صوبہ بنانے کا اعلان کردیا۔ مجلس احرارِ اسلام کی قیادت اور علمائے امت نے جو قیام پاکستان کے بعد سے یہاں فتنۂ قادیانیت کے پھلنے پھولنے سے پریشان تھے، قادیانیت کا مقابلہ کرنے کے لئے جنوری ۱۹۴۹ء میں ملتان کی مسجد سراجاں میں ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام سے ایک مستقل جماعت تشکیل دی، انہوں نے ۱۹۵۳ء میں پہلی ختم نبوت تحریک چلائی، جس میں حکومت پاکستان سے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کو برطرف کرنے، کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبات کئے گئے۔ مگر پاکستانی حکومت نے سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اس تحریک کو سختی سے کچل ڈالنے کے لئے طاقت کا بھرپور استعمال کیا، جس کا ہزاروں مسلمانوں شکار ہوئے اور لقمۂ اجل بن کر ’’شہدائے ختم نبوت‘‘ کی فہرست میں جا شامل ہوئے۔ اگرچہ یہ تحریک ظاہری اسباب میں ناکام ثابت ہوئی مگر درحقیقت اس نے قادیانیت کے روبہ زوال ہونے کی بنیاد رکھ دی۔ ۱۹۷۰ء کے پہلے آزادانہ عام انتخابات میں قادیانی منہ زور گھوڑے پر سوار تھے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کی صورت میں انہیں اپنا استحکام نظر آرہا تھا، چنانچہ اس کے لئے انہوں نے پی پی کو بھرپور حمایت فراہم کی اور ان کی حکومت سازی میں اپنے ووٹوں سے اہم کردار ادا کیا، ایک تدبیر یہ دنیا میں کررہے تھے مگر دوسری تدبیر اللہ تعالیٰ آسمانوں پر فرما رہے تھے اور بے شک اسی کی تدبیر غالب آکر

رہتی ہے: ”ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین“ چنانچہ قادیانی اپنی تدبیر کے زور پر اتنا آگے نکل گئے کہ انہوں نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر ”ختم نبوت زندہ باد“ کا نعرہ لگانے کی پاداش میں مسلم طلبہ پر ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑ دیئے۔ یہیں سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کارفرما ہونا شروع ہوئی اور قادیانیوں کی اس غنڈہ گردی کے خلاف ملک بھر میں عظیم الشان اور فقید المثال تحریک شروع ہوگئی، پورے ملک کے عوام نے قادیانیوں کے خلاف زبردست احتجاج کیا، جلسے جلوسوں میں اہل اسلام نے ناخدایانِ پاکستان کو پیغام دے دیا کہ اب قادیانی ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسم سے علیحدہ کئے بنا چارہ نہیں ہے۔ بالآخر پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسئلہ قادیانیت اٹھایا گیا۔ اسمبلی میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمدؒ اوران کے رفقاء نے تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو اجاگر کیا اور اسمبلی سے باہر جانشین علامہ کشمیریؒ محدث العصر حضرت اقدس علامہ سیّد محمد یوسف بنوری قدس سرہ کی قیادت میں مولانا محمود احمد رضویؒ، جناب سیّد مظفر علی شمسیؒ ودیگر عمائدین قوم کی رہبری وراہنمائی میں عوام الناس نے جلسوں، ہڑتالوں وغیرہ کی صورت میں محاذ گرم رکھا۔ قادیانی سربراہ مرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے لوگ اسمبلی کے اجلاس میں اپنا موقف پیش کرتے رہے، اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار مرحوم ان سے سوال کرتے، بالآخر وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد منظور کرتے ہوئے پوری اسمبلی کے اتفاق کے ساتھ وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو شہیدؒ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو سرکاری وآئینی طور پر قادیانیوں کے کافر ہونے کا اعلان کردیا۔

مسلمانوں کی اس عظیم الشان کامیابی سے قادیانی بلبلا اٹھے، انہوں نے آئین کے اس فیصلے کو ماننے سے برملا انکار کردیا اور زخمی سانپ کی مانند اپنا زہریلا پھن پھیلائے ملک بھر میں شعائر اسلام کی توہین کرنے لگے، خود کو علانیہ مسلمان باور کرانے لگے۔ کلمہ طیبہ کے بیج اپنے لباس پر آویزاں کرنے لگے، چنانچہ ایک بار پھر تحریک چلانے کی ضرورت پیش آئی اور ۱۹۸۴ء میں چلائی گئی تحریک کی صورت میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا، جس کی روشنی میں قادیانیوں پر شعائر اسلام استعمال کرنے کی پابندی عائد ہوئی۔ اس فیصلے کے بعد قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کو ملک سے فرار ہوکر لندن میں جائے پناہ تلاش کرنا پڑی اور اس نے وہاں اپنا کفر وزندقہ کا اڈا قائم کرلیا۔ پاکستان میں قادیانیوں نے عدالتوں میں آئین پاکستان کی ترمیم کے خلاف درخواست دائر کرکے اسے منسوخ کرانے کی کوشش کی مگر مقامی عدالت سے لے کر عدالت عظمیٰ اور وفاقی شرعی عدالت تک ہر جگہ انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ عدالتی میدان میں قادیانیوں کے لئے یہ شکست نئی بات نہیں تھی، اس سے قبل بہاولپور، جیمس آباد راولپنڈی سے لے کر ماریشس اور جوہانسبرگ تک کی مسلم وغیر مسلم عدالتیں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہیں۔

یہ تمام تر کامیابیاں علمائے امت کی قیادت میں تمام اسلامیان پاکستان کے تعاون کی صورت میں حاصل ہوئیں، جس پر ہر پاکستانی اور امت مسلمہ کا ہر فرد مبارک باد کا مستحق ہے۔ قادیانی آج بھی ان کامیابیوں سے خائف ہوکر اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں کے جال بننے میں مصروف ہیں۔ ہر دورِ حکومت میں انہوں نے آئین پاکستان میں درج تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کی شق کو سرکاری دستاویز سے مٹانے کی سرتوڑ کوششیں کی ہیں۔ خصوصاً موجودہ حکمرانوں کی ناک تلے قادیانی کوئی ممکن موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ بدقسمتی سے موجودہ پاکستانی حکومت نے بھی قادیانیت نوازی کی تمام حدیں پار کرلی ہیں، انہی حکمرانوں نے ایک کٹر قادیانی عاطف میاں کو ماہر معیشت کے نام پر ملکی معیشت پر مسلط کرنے کی کوشش کی مگر مسلمانوں کے سخت احتجاج کے بعد انہیں یہ فیصلہ واپس لینا پڑا، پھر گستاخ رسول اور عدالتوں سے ثابت شدہ مجرمہ آسیہ ملعونہ کو انہی حکمرانوں نے اپنی خصوصی کوششوں سے رہا کروایا، بیرون ملک فرار کروایا، جس کے بعد وہ فرانس میں پناہ لے کر پاکستان کے آئین وقانون کے خلاف بار بار ہرزہ سرائی کر چکی ہے، نیز حالیہ دنوں میں کم سن افراد کے قبولِ اسلام پر پابندی، نصابِ تعلیم میں غیر اسلامی تبدیلیاں اور ان جیسے کئی دیگر حکومتی اقدامات کے بعد

پاکستان میں اسلام، شعائر اسلام خصوصاً ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ یقینی بنانا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہوگیا ہے، چنانچہ اسی لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ملک بھر میں مسلمانوں کے ایمان وعقائد کو محفوظ بنانے اور قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے مختلف چھوٹے بڑے اجتماعات، جلسے جلوس، دروس وبیانات، سیمینارز، تربیتی نشستیں، کورسز، کوئز پروگرام اور تقریری مسابقے منعقد کرائے جاتے ہیں۔ خصوصاً ےرستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے کی یاد میں اور تذکیر بایام اللہ (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری) کے جذبے کے تحت سال رواں ےرستمبر ۲۰۲۱ کو ملتان، کوئٹہ، نواب شاہ اور دیگر شہروں میں ''یوم تحفظ ختم نبوت'' کی مناسبت سے ریلیاں نکالی گئیں۔ اسی روز پشاور میں اور ۸رستمبر کو چارسدہ میں اجتماعات منعقد ہوئے۔ ۶رستمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی میں ''استحکام پاکستان وتحفظ ختم نبوت'' کے عنوان سے عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوگی، جبکہ ےرستمبر کو مینار پاکستان لاہور میں بہت بڑی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کرائی گئی، نیز اسی روز کراچی میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ایم اے جناح روڈ میں بھی ختم نبوت کانفرنس ہوئی:

☆......۲راکتوبر ۲۰۲۱ کو بہاول پور میں کانفرنس ہونے جارہی ہے،

☆......ےراکتوبر ۲۰۲۱ء کو ہاکی اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان،

☆......۲۱راکتوبر ۲۰۲۱ء کو الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک، فیصل آباد میں،

☆......۲۸، ۲۹راکتوبر ۲۰۲۱ء کو آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی، انشاء اللہ تعالیٰ!!

آج سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان اجتماعات اور کانفرنسوں میں شرکت کرکے عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیں اور ہماری نئی نسلیں جو اس مسئلہ سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتیں انہیں مسئلہ ختم نبوت سے روشناس کرائیں تاکہ روزِ محشر ہم بارگاہ الٰہی میں یہ عرض کرسکیں کہ باری تعالیٰ! ہم آپ کے کمزور اور ناتواں بندے آپ کے محبوب پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس، آپ کے وصف ختم نبوت اور آپ کی ناموس رسالت کے تحفظ اور اسلام کی بقا کے لئے اور تو کچھ نہیں کرسکے لیکن اہلِ اسلام کے ان اجتماعات میں اپنی حاضری لگوا کر دنیائے کفر پر محافظین ومجاہدین ختم نبوت کی افرادی قوت کا رعب ودبدبہ ضرور قائم کرسکے ہیں۔ شاید ہمارا یہی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے اور ہم اس کی مغفرت اور شفاعتِ نبوی کے مستحق ٹھہر سکیں، آمین یارب خاتم النبیین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاہور

☆......عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ حصولِ شفاعت کا ذریعہ ہے: مولانا اللہ وسایا

☆......گھریلو تشدد بل قوم کے خاندانی نظام کو برباد کرنے کی سازش ہے: مولانا فضل الرحیم اشرفی

☆......کسی بھی صورت قوانین ختم نبوت غیر موثر یا ختم نہیں ہونے دیں گے: لیاقت بلوچ

☆......حالیہ ملکی صورت حال IMF, FATF کے مطالبات بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہیں: مولانا زاہد الراشدی

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مینارِ پاکستان لاہور میں علماء کرام کے بیانات

رپورٹ: مولانا عبدالنعیم، لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ر ستمبر ۲۰۲۱ء بروز منگل عظیم الشان، تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس مینارِ پاکستان کے سائے میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں لاکھوں کی تعداد میں فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی مینار پاکستان کا وسیع و عریض میدان ’’تاجدار ختم نبوت زندہ باد‘‘ کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کانفرنس کی تین نشست ہوئیں، کانفرنس عصر کے وقت شروع ہوئی اور رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر میاں محمد رضوان نفیس، دوسری نشست کی صدارت مہتمم جامعہ اشرفیہ مولانا حافظ فضل الرحیم، جبکہ تیسری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی نے کی اور اختتامی دعا امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور مولانا مفتی محمد حسن نے کروائی۔ پہلی نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا عبدالنعیم، مولانا قاری عمر حیات، مولانا تجمل حسین، مولانا ظفراللہ سندھی، مولانا خالد عابد، مولانا محمد نعیم، قاری ظہورالحق و دیگر نے خطاب کیا۔ پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔ ان کا کہنا تھا کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن ہماری قومی اور ملی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے، اس دن مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے پر اس وقت کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی اور پارلیمانی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا۔ یہ یادگار فیصلہ مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ دوسری نشست کا آغاز مغرب کی نماز کے بعد ہوا، اس نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے سیکریٹری جنرل مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد عارف شامی، قاری زکی اللہ کیفی، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا مفتی عبدالحفیظ، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا سید عبداللہ شاہ، حافظ نصیر احمد احرار، مولانا خالد محمود، مولانا محمد آصف رشیدی نے بیانات کئے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے، قادیانیوں کو امتناع قادیانیت ایکٹ کا پابند بنایا جائے، ان کا کہنا تھا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ عقیدہ ختم نبوت اور

> جمعیت علماء اسلام پارلیمنٹ کے اندر اور باہر قادیانیت کا تعاقب کرتی رہے گی، ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ صحابہ کرامؓ کی سنت ہے
>
> مولانا محمد امجد خان ڈپٹی سیکریٹری جنرل جے یو آئی

پاکستان کی نظریاتی سرحدات کا تحفظ ہماری دینی اور قومی ذمہ داری ہے۔ آئین پاکستان میں موجود اسلامی دفعات اور تعزیرات پاکستان کو تبدیل کرنے کے لئے بیرونی طاقتیں مسلسل اپنا

ہم کسی صورت آئین اور قانون میں ختم نبوت اور قانون توہین رسالت سمیت اسلامی دفعات کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے

جید علماء کرام

دباؤ بڑھا رہی ہیں۔ ہم کسی صورت آئین اور قانون میں ختم نبوت اور قانون توہین رسالت سمیت اسلامی دفعات کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔ کانفرنس کی تیسری نشست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر پیر طریقت مولانا حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ آخری نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جے یو آئی کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، جماعت اسلامی کے مرکزی نائب امیر لیاقت بلوچ، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی، پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، معروف روحانی شخصیت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ممتاز رہنما علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری محمد یاسین فیصل آباد، مولانا سید محمود میاں، جامعہ اشرفیہ کے ناظم مولانا حافظ محمد اسعد عبید، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، تحریک نوجوانان کے عبداللہ گل، خواجہ مدثر محمود تونسوی، مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، جے یو آئی پنجاب کے سیکریٹری جنرل مولانا صفی اللہ، مولانا انیس احمد مظاہری، مولانا صوفی محمد اکرم، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عتیق الرحمٰن عزیز، معروف شاعر سید سلمان گیلانی، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا عتیق الرحمٰن عزیز، انجمن تاجران لاہور کے سیکریٹری جنرل ملک محمد کلیم، سمیت کثیر تعداد میں علماء اور دینی راہنماؤں نے شرکت کی اور خطاب کیا۔

مقررین نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ مولانا محمد امجد خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمعیت علماء اسلام پارلیمنٹ کے اندر اور باہر قادیانیت کا تعاقب کرتی رہے گی، پاکستان قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے لئے تنگ کر دیں گے ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ صحابہ کرام کی سنت ہے، جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن اپنے اکابرین کے حقیقی جانشین ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے ساتھ پاکستان کے مقصد کا حصول بھی لازمی ہے، پاکستان کی نظریاتی سرحدیں غیر محفوظ ہیں، کشمیر پر سرنڈر کیا گیا، قوم کو تقسیم کر کے ان کے نظریات سے کھیلا گیا، مسلم ملک ہونے کے باوجود پاکستان میں اب تک ختم نبوت پر پہرہ دینے کی ضرورت کیوں ہے، امریکا اور نیٹو کے تمام رکن ممالک کو افغانستان میں شکست فاش ہوئی ہے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت امت کا اجماعی عقیدہ ہے امت نے اس پر کبھی کمپرومائز نہیں کیا، زمانہ نبوت سے اس عقیدہ کا امت مسلمہ نے دفاع کیا ہے، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے لئے شفاعت پیغمبر کے حصول کا ذریعہ ہے برطانوی حکومت نے قادیانی فتنہ کا بیج ڈالا اور اپنے مذموم مقاصد کے لئے اسے استعمال کیا، فرنگی قادیانی فتنہ کی پشت پناہی کر رہے ہیں، عبداللہ گل نے کہا کہ افغانستان میں طالبان کی فتح اور امریکا کی شکست پر تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، افغانستان میں طالبان اور ان کی قیادت تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔ مولانا فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ عقیدہ تحفظ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے، تمام تر جبر و استبداد کے باوجود دینی طبقے نے اس محاذ پر کبھی پسپائی اختیار نہیں کی، قادیانی اس ملک کے ازلی دشمن ہیں، وقف ایکٹ مدارس پر قبضے کا منصوبہ ہے، گھریلو تشدد بل قوم کے خاندانی نظام کو برباد کرنے کی سازش ہے۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ قرآن اور ختم نبوت کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے کوئی ان

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کے لئے تمام جماعتیں ایک پیج پر کھڑی ہیں

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر

کا ایک ذرہ بھی نہیں بدل سکتا انہوں نے کہا کہ ایک طویل جد جہد کے بعد ۷/ستمبر۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے فلور پر جو فیصلہ ہوا وہ شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون کا صدقہ ہے اس فیصلے پر مختلف قوتیں حملہ آور ہیں اور بیرونی دباؤ بڑھ رہا

ہے امریکا اور استعماری قوتیں ہم سے ہمارا عقیدہ چھیننے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں کہا کہ تمام مکاتب فکر کے مشترکہ پلیٹ فارم پر آئین اور دستور پاکستان کی بالا دستی کے لئے ہم پر امن جدوجہد جاری رکھیں گے اور کسی صورت بھی ہم قوانین ختم نبوت کو غیر مؤثر یا ختم نہیں ہونے دیں گے۔ پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ہمیں ان بیرونی عناصر سے اپنے ملک کو پاک کرنا ہوگا جو ہمارے دینی و ملی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کے تناظر میں آج عقیدہ ختم نبوت وتوہین رسالت کے قوانین اور اجتماعی خاندانی نظام کے خاتمے کے مسائل ہیں ان مسائل کے پیچھے کون سے عوامل ہیں، جب کہ سول سوسائٹی، پارلیمنٹ، قوم اور عدلیہ تمام پہلے سے موجودہ قوانین پہ متفق ہیں۔ انہوں

> **اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی افغانستان کی حالیہ فتح ہمارے لئے وسیع پیغام مسرت کا باعث بنی ہے**
>
> علامہ سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری

نے کہا کہ حالیہ ملکی صورتحال *FATF*، *IMF* کے مطالبات بیرونی دباؤ کا نتیجہ ہیں۔ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کے لئے تمام جماعتیں ایک پیج پر کھڑی ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اتنا عظیم فریضہ ہے کہ قوانین ختم نبوت کا نفاذ اور اس پر غور وفکر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ ۷ستمبر کا دن ہمارے لئے ایک عظیم فتح کا دن ہے اور ہم قدیم سے اس دن کو مناتے آ رہے ہیں جس کی خوشبو اب پورے عالم میں پھیل چکی ہے متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے رہنما علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے، اس کا تحفظ صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی افغانستان کی حالیہ فتح ہمارے لئے وسیع پیغام مسرت کا باعث بنی ہے۔

☆☆..........☆☆

مولانا محمد احمدؒ کی وفات

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے فرزند ارجمند، جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے استاذ الحدیث مولانا محمد احمد چند دن معمولی بیمار رہ کر یکم ستمبر ۲۰۲۱ء کو وفات پاگئے۔ موصوف ذی استعداد، صالح، ذاکر وشاکر عالم دین قابل اساتذہ کرام میں سے تھے، اکثر کتب جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں پڑھیں۔ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ مولانا منیر احمد منور مدظلہ، مولانا شیخ حبیب احمد مدظلہ، مولانا محمد احمد بہاولپوری مدظلہ، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا افتخار احمد سے علوم نبویہ کی تحصیل کی، جبکہ دورۂ حدیث شریف بھی جامعہ باب العلوم سے کیا اور مذکورہ بالا اساتذہ کرام سے احادیث نبویہ پڑھیں۔ خوب محنت کر کے پڑھیں اور فارغ التحصیل ہوئے۔ دورۂ حدیث شریف ۲۰۰۴ء میں کیا، اتنے میں چناب نگر جامعہ ختم نبوت میں درجۂ کتب کا آغاز کر دیا گیا تھا تو آپ کی تقرری جامعہ ختم نبوت چناب نگر میں کر دی گئی۔ آپ نے جس دلجمعی سے علوم اسلامیہ کی تحصیل کی، اسی لگن کے ساتھ تدریس شروع کر دی، شاید ہی کوئی کتاب ہو جو انہوں نے نہ پڑھائی ہو، رواں سال میں مسلم شریف، مسند امام اعظمؒ، ترمذی شریف، مختصر المعانی، شرح جامی جیسے اسباق ان کے زیر تدریس تھے۔ اصلاحی تعلق جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عابد مدظلہ خلیفہ مجاز برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ، حضرت مولانا عبدالحئی بہلوی نقشبندیؒ سے تھا۔ غالباً سلسلۂ نقشبندیہ میں مجاز بھی تھے، درج ذیل شعر کا مصداق تھے:

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبریست — وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

یعنی: ''جوانی میں توبہ کرنا یہ انبیاء کرام کا شیوہ وطریقہ ہے، بوڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔'' ۳۵ سال عمر کوئی زیادہ عمر نہیں، اس عمر میں ذکر واذکار، نماز جماعت کا پابند ہونا بہت بڑی سعادت ہے۔ چند ماہ پہلے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ دو تین ماہ صاحب فراش رہے، جوں ہی چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا شروع کر دی۔ غالباً گزشتہ سال شعبان ورمضان کی چھٹیوں کے دوران ٹانگ ٹوٹ گئی بایں ہمہ چارپائی پر لیٹ کر اپنے ذمہ اسباق پڑھاتے رہے۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں خصوصی طعام کے ذمہ داروں میں رہے اور بھرپور طریقہ سے ذمہ داری کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ ان کی وفات کا صدمہ مجھے اپنے بیٹے مولانا محمد ابوبکر صدیق کی وفات جیسا ہوا۔ واقعہ یہ ہے جب راقم نے مرحوم کے والد گرامی حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو فون پر تعزیت کی تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا، بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ راقم کی طرح حضرت مخدوم کو اپنے بڑے بیٹے کی جدائی کا صدمہ سہنا پڑا۔ اللہ پاک انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

نوجوانانِ جنت کے سردار

سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حیات طیبہ کے درخشاں پہلو!

پانچویں قسط

مولانا محمد قاسم، کراچی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ کے محبوب نواسے سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بہت محبت فرماتے اور ان کے مقام ومرتبے کا پاس رکھتے تھے، اس سے قبل خلفائے ثلاثہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واقعات گزرے ہیں، اب دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے تعلق محبت کو بیان کیا جاتا ہے:

☆...... موذن رسول سیّدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ چھوڑ کر شام جابسے تھے، ایک روز خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ ان سے فرمارہے تھے کہ کیا بات ہے، آپ میری ملاقات کو نہیں آتے؟ حضرت بلالؓ نیند سے بیدار ہوئے تو مدینہ منورہ حاضری کا قصد کیا، وہاں پہنچ کر روضۂ اطہر پر حاضری دی، اتنے میں حضرات حسنینؓ تشریف لے آئے، حضرت بلالؓ نے انہیں دیکھا تو اپنے سے لپٹالیا اور پیار سے چومنے لگے۔ (اسد الغابۃ)

☆...... حضرات حسنینؓ ایک جنازہ کے ساتھ جارہے تھے، راستہ میں تھک کر بیٹھ گئے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے قریب آئے اور اپنے کپڑے سے حضرات حسنینؓ کے قدموں کی گرد جھاڑنے اور انہیں صاف کرنے لگے۔ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا: یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: اس میں کیا حرج ہے؟ خدا کی قسم! آپ کے متعلق جتنا علم مجھے ہے، دوسروں کو ہوتا تو آپ کو لوگ اپنی گردنوں پر اٹھائے پھرتے (یعنی آپ کو کہیں پیدل تشریف لے جانے کی ضرورت نہیں پڑتی)۔

(تاریخ کبیر، سیر اعلام النبلاء)

☆...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرات حسنینؓ کی سواری کی رکاب پکڑتے اور انہیں سوار کراتے اور فرماتے: یہ دونوں فرزند رسول ہیں۔ ایک بار کسی نے پوچھا کہ آپ تو ان دونوں سے عمر میں بڑے ہیں اور ان کے بزرگ بھی ہیں، پھر آپ ان کی سواری کی رکاب کیوں تھامے ہوئے ہیں؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: یہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں، ان کی سواری کی رکاب تھامنا میرے لئے سعادت ہے۔ (تاریخ کبیر)

☆...... سیّدنا حضرت امام حسینؓ کے فرزند گرامی حضرت امام زین العابدین علی بن حسین (رضی اللہ عنہم اجمعین) حضرت ابن عباسؓ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت ابن عباسؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: ''محبوب بن محبوب کو خوش آمدید!''

(فضائل الصحابۂ لاحمد بن حنبلؒ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے، اتنے میں حضرت امام حسینؓ تشریف لے آئے، انہوں نے آکر حاضرین مجلس کو سلام کیا، لوگوں نے سلام کا جواب دیا، حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے خصوصیت کے ساتھ بلند آواز سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ساتھ ہی فرمایا: کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک سب سے زیادہ محبوب شخصیت حضرت حسینؓ ہیں؟ سب لوگوں نے جواباً کہا: جی ہاں! (اسد الغابۃ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کے سائے میں بیٹھے تھے، اتنے میں انہیں حضرت امام حسینؓ آتے نظر

آئے تو آپؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: آج آسمان اور زمین میں ان سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ (الاصابہ)

☆......مدینہ منورہ کے خواص و عوام سیّدنا حضرت امام حسینؓ کی برابر تعظیم وتکریم کرتے تھے اور آپ کی مجلس میں اسی طرح باادب بیٹھتے جیسے آپؓ کے نانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مودب حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار حضرت امام حسینؓ اپنے بڑے بھائی جان سیّدنا حضرت امام حسن مجتبیٰؓ کے ساتھ حج کو پیدل جارہے تھے، راستے میں جو بھی حاجی ان حضرات کو پیدل چلتے دیکھتا تو وہ بھی ان کے احترام میں اپنی سواری سے اتر کر پیدل چلنے لگتا، حتیٰ کہ بہت سارے لوگ اس پر عمل کرنے لگے لیکن ظاہر ہے کہ اس سے بعض لوگوں کو شدید مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر دوسری جانب انہیں فرزندانِ رسول کا احترام بھی ملحوظ تھا، چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے تمام حاجیوں کی طرف سے نمائندہ بن کر ان سے درخواست کی کہ آپ حضرات بھی سواری پر سوار ہوجائیں ورنہ لوگ آپؓ کے احترام میں پیدل چلتے رہیں گے۔ ان حضراتؓ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ہم تو پیدل حج کا عہد کرچکے ہیں، اس لئے سوار نہیں ہوسکتے، البتہ آپ لوگوں کی تکلیف کے خیال سے ہم اپنا راستہ تبدیل کرلیتے ہیں، چنانچہ حضرات حسنینؓ اس راستے پر ہولیے جہاں لوگوں کی نظران پر نہ پڑسکے۔

(ریاض الجنان)

☆......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک شخص سے فرمایا کہ جب تم مسجد نبوی شریف میں داخل ہوگے اور وہاں ایسے لوگ دیکھو گے جو یوں ساکت وصامت بیٹھے ہوں کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں تو جان لینا کہ یہ حضرت امام حسینؓ کی جماعت ہے۔ (ابن عساکر) ایک موقع پر حضرت معاویہؓ نے حضرت امام حسینؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بارہ میں ارشاد فرمایا: یہ دونوں عبد مناف کے شیخ ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے مدینہ منورہ کے گورنر کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا: اس بات کا خوب خیال رکھنا کہ حضرت امام حسینؓ کو تم سے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے، اس لئے کہ ان کو جو قرابت اور حق حاصل ہے، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مروان کے نام ایک خط میں حضرت امام حسینؓ کی راست بازی سے متعلق حضرت معاویہؓ گواہی دیتے ہیں: ”مجھے ان سے عہد شکنی کی امید نہیں، اس لئے تم ان سے کوئی تعارض نہ کرنا۔“ (اخبار طوال) حضرت امام حسینؓ کے ایک خط کو پڑھ کر حضرت معاویہؓ نے ان کی مدح میں کہا: یہ بنو ہاشم کی ٹھوس ٹکسالی زبان ہے جو پتھر میں بھی شگاف کرکے دریا سے پانی پی لیتی ہے۔ (زہر الآدب) اپنے بیٹے یزید کو بھی حضرت معاویہؓ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی قربت اور رشتہ داری ہے، اس نسبت سے ہم سب پر ان کا بڑا حق ہے۔“

(الکامل، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری)

☆......جب نجران کے عیسائیوں کا وفد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرنے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت (جن میں سیّدنا حضرت امام حسینؓ بھی شامل تھے) کو لے کر نکلے، ان لوگوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسینؓ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے ہیں تو عیسائیوں کے بڑے نے اپنے لوگوں سے کہا: میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو قسم ہے! پہاڑ کو ہلتے دیر نہیں لگے گی، اس لئے تم ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاکت میں پڑ جاؤ گے اور ایک بھی عیسائی روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔ (نور الابصار)

☆...... آپؓ کے والد گرامی امیر المومنین سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا: ”میرے کنبے میں سب سے زیادہ مشابہت جسے مجھ سے ہے وہ حسینؓ ہیں۔“ (ابن عساکر)

☆......حضرت امام حسینؓ کہیں پیدل تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک انصاری صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، وہ اپنی سواری پر تھے، حضرت امامؓ کو دیکھ کر اتر پڑے اور درخواست کی کہ آپ میری سواری پر سوار ہوجایئے۔ حضرتؓ نے فرمایا: سواری تمہاری ہے، لہٰذا تمہی کو سوار ہونا چاہئے۔ حضرت نعمانؓ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے یہ روایت سنی ہے کہ مالک کی اجازت سے سوار ہونا جائز ہے۔ یہ سن کر حضرت حسینؓ ان کی سواری پر سوار ہوگئے اور حضرت نعمانؓ آپ کے پیچھے بیٹھے۔ (ابن عساکر)

(جاری ہے)

عقیدۂ ختم نبوت... قرآن واحادیث کی روشنی میں

چھٹی قسط

پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ

۳۰:... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“ (مسند احمد، ج:۵،ص:۳۹۶، حافظ زین نے کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث: ۲۳۲۵۱، دارالحدیث قاہرہ)

۳۱:... حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے آئے اور آپ سے کہا: ”آپ جو چاہے اس کی قیمت لے لیں اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت دو اور اس کی کہ میں خاتم الانبیاء والرسل ہوں میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔“ انہوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیشکش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھا زید سے پوچھو! اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اس کو تمہارے ساتھ بلا معاوضہ بھیج دیتا ہوں۔“ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو۔“ یہ سن کر حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد حارثہ مسلمان ہوگئے اور کہا: اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور ان کے باقی رشتہ داروں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا۔ (المستدرک، ج:۳،ص:۲۱۴، طبع قدیم، المستدرک، رقم الحدیث:۴۹۴۶، طبع جدید)

۳۲:... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔“ (المستدرک، ج:۲،ص:۵۹۷ طبع قدیم، المستدرک رقم الحدیث:۴۱۶۸ طبع جدید)

ایک ہزار سے زائد انبیاء کرام علیہم السلام سے مراد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام ہیں جیسا کہ المستدرک رقم الحدیث:۴۱۶۸ میں اس کی تصریح ہے۔

۳۳:... حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے درد ہوگیا تو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلو ڈال دیا، پھر فرمایا: ”اے ابوطالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہوگئے اور اب تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے تمہارے لئے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرمادی سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث:۷۹۱۳، حافظ الہیثمی نے کہا: اس حدیث کے رجال صحیح ہیں، مجمع الزوائد، ج:۹،ص:۱۱۰)

۳۴:... بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے، ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۴۲۸۷، مسند احمد، ج:۴،ص:۴۴۷، سنن دارمی، رقم الحدیث:۲۷۶۲)

۳۵:... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ (رضی اللہ عنہ) اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ (رضی اللہ عنہ) ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ (رضی اللہ عنہ) پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا، جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔“ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث:۵۸۲۸، مجمع الزوائد، ج:۹،ص:۲۶۹، اس کی سند میں اسماعیل بن قیس متروک ہے)

۳۶:... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے: ”واذا اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح ....“ (الاحزاب:۷) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مجھ سے خیر کی ابتدا کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔ (الاحزاب:۷)
(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:۳۱۷۵۵۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت:۱۴۱۶ھ)

۳۷:... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا، حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، اللہ عزوجل نے فرمایا: اے میرے حبیب! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے رب! نہیں، فرمایا: ”آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری امت بنایا ہے تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔“
(الفردوس بماثر الخطاب، رقم الحدیث:۵۳۲۱، کنزالعمال رقم الحدیث:۳۲۱۱۱، تاریخ بغداد، ج:۵، ص:۱۳۰، تاریخ دمشق الکبیر، ج:۳، ص:۲۹۵، ۲۹۶، رقم الحدیث:۸۱۱، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ)

۳۸:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب حضرت آدم علیہ السلام کو ہند میں اتارا گیا تو وہ گھبرائے پس جبرائیل (علیہ السلام) نے نازل ہوکر اذان دی، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ (دومرتبہ)، اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ (دومرتبہ)، حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ”وہ آپ (علیہ السلام) کی اولاد میں سے آخرالانبیاء ہیں۔“ (تاریخ دمشق الکبیر، ج:۷، ص:۳۰۹، رقم الحدیث:۱۹۷۹، دار احیاء التراث العربی بیروت:۱۴۲۱ھ)

۳۹:... حافظ سیوطیؒ نے مسند ابویعلیٰ اور امام ابن ابی الدنیاؒ کے حوالہ سے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں ہے: فرشتے قبر میں مردہ سے سوال کریں گے: تیرا رب کون ہے؟، تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہے گا: ”میرا رب اللہ وحدہ لاشریک ہے اور اسلام میرا دین ہے اور سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔“ فرشتے کہیں گے: تم نے سچ کہا۔“ (الدرالمنثور، ج:۸، ص:۳۳، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ)

۴۰:... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو، تم کو علم نہیں ہے شاید یہ درود آپ ﷺ پر پیش کیا جائے گا، لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہمیں تعلیم دیجئے، آپ نے کہا: تم اس طرح درود پڑھو: ”اللّٰھم اجعل صلوتک ورحمتک وبرکاتک علی سیّدالمرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة۔“ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۹۰۶، مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث:۵۲۶۷، المستدرک، ج:۲، ص:۲۶۹)

۴۱:... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شفاعت کبریٰ سے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی ہے، اس کے آخر میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ”میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے، آج مجھے صرف اپنی فکر ہے، یہ بتاؤ کہ اگر کسی سیل بند برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”پس سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے اور پچھلے بظاہر خلاف اولیٰ کام معاف فرمادیے ہیں۔“ (مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث:۲۳۲۸، مسند احمد، ج:۱، ص:۲۸۱، مسند الطیالسی، رقم الحدیث:۲۷۹۸)

۴۲:... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ (جانور) سے پوچھا: میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا: ”آپ رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہیں۔“ حافظ عسقلانیؒ، علامہ آلوسیؒ اور مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ (المعجم الصغیر، رقم الحدیث:۹۴۸، مجمع الزوائد، رقم الحدیث:۱۴۰۸۶)

۴۳:... حضرت ایاس بن سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابوبکر! تمام لوگوں سے افضل ہیں، مگر وہ نبی نہیں ہیں۔“
(الکامل لابن عدی، ج:۶، ص:۴۸۴، دارالکتب العلمیہ، بیروت:۱۴۱۸)

۴۴:... حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں۔“ حضرت ابوالطفیلؓ نے کہا: مجھے ان میں سے آٹھ یاد ہیں: محمد، احمد، ابوالقاسم، الفاتح (نبوت کا افتتاح کرنے والا)، الخاتم (نبوت کو ختم کرنے والا) العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے)، الحاشر اور الماحی (شرک کو مٹانے والا)۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج:۱، ص:۶۱، رقم الحدیث:۲۰)

۴۵:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی گئی تو آپ علیہ السلام نے اس میں اس امت کا ذکر پڑھا۔“ پس آپ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میں نے تورات کی الواح میں پڑھا ہے کہ ایک امت تمام امتوں کے آخر میں ہوگی اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہوگی اس کو میری امت بنادے۔ فرمایا: ”وہ امت احمد ہے۔“ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج:۱، ص:۶۸، رقم الحدیث:۳۱)

۴۶:... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر دیکھا ایک یہودی کے پاس آگ کا شعلہ تھا، لوگ اس کے گرد جمع تھے اور وہ یہ کہہ رہا تھا: ”یہ احمد کا ستارہ ہے جو طلوع ہو چکا ہے، یہ صرف نبوت کے موقع پر طلوع ہوتا ہے اور انبیاء میں سے اب صرف ”احمد“ کا آنا باقی رہ گیا ہے۔“ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج:۱، ص:۷۵،۷۶، رقم الحدیث:۳۵)

۴۷:... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ جب فوت ہوگئے تو آپ پر جو کپڑا تھا، اس کے نیچے سے آواز آرہی تھی، لوگوں نے ان کے سینہ اور چہرہ سے کپڑا اٹھایا تو آپ کے منہ سے آواز آرہی تھی کہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“ (رسائل ابن ابی الدنیا، ج:۳، ص:۳۸۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت ۱۴۱۴ھ)

۴۸:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نبیوں نے حضرت جرائیل علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پوچھا تو حضرت جرائیل علیہ السلام نے کہا: ”ھذا محمد رسول اللّٰہ خاتم النبیین“... یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔... (مسند البزار، ج:۱، ص:۴۰، رقم الحدیث:۵۵، مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۶۹)

اسی روایت میں مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کے خطبات کے بعد حسب ذیل خطبہ پڑھا:

”الحمدللّٰہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین و کافۃ الناس بشیراً و نذیراً وانزل علی الفرقان فیہ تبیان کل شیٔ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاخرون و شرح لی صدری وجعلنی فاتحا و خاتما۔“ (مسند البزار، ج:۱، ص:۴۱، رقم الحدیث:۵۵، مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۶۹)

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لئے ثواب کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کیا، جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں میں بہتر اور کامل بنایا جس کو لوگوں کے سامنے بھیجا گیا اور میری امت کو (قیامت میں) اول اور (دنیا میں) آخر بنایا اور میرے سینہ کو کھول دیا اور مجھے نبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔“

اور اس حدیث کے آخر میں ہے، اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

”قد اتخذتک تحلیلاً وھو مکتوب فی التوراۃ محمد حبیب الرحمن وارسلتک الی الناس کافۃ وجعلت امتک ھم الاولون وھم الاخرون وجعلت امتک لاتجوزلھم خطبۃ حتی یشھدوا انک عبدی ورسولی وجعلتک اول النبیین خلقاً واخرھم بعثا (الی قولہ) وجعلتک فاتحا و خاتما۔“ (مسند البزار، ج:۱، ص:۴۴، رقم الحدیث:۵۵، مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۷۱)

ترجمہ: ”میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیل بنایا اور توراۃ میں لکھا ہوا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رحمٰن کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں ان کا خطبہ جائز نہیں ہوگا اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی ابتدا کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔“

۴۹:... حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”رہی وہ اونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اونٹنی کو چلا رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے، نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔“ (دلائل النبوۃ، ج:۷، ص:۳۸، دارالکتب العلمیہ بیروت، المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۸۱۴۶، کنزالعمال، رقم الحدیث:۴۲۰۱۸)

حافظ اسماعیل بن عمر بن کثیرؒ (متوفی:۷۷۴ھ) نے سورۂ واقعہ:۱۳ کی تفسیر میں اس حدیث کا ذکر کی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج:۴، ص:۲۱۵، دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ)

۵۰:... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود شریف پڑھو:

”لبیک اللّٰھم ربی وسعدیک صلوات اللّٰہ البر الرحیم، والملائکۃ المقربین والنبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وما سبح لک من شیء یارب العٰلمین علی محمد بن عبداللّٰہ خاتم النبیین و سیّد المرسلین وامام المتقین ورسول رب العٰلمین الشاھد البشیر الداعی الیک باذنک السراج المنیر وعلیہ السلام۔“ (الشفاء، ج:۲، ص:۶۰، مطبوعہ دارالفکر بیروت:۱۴۱۵ھ، نسیم الریاض، ج:۵، ص:۵۳،۵۴، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ)

ہم نے پچاس احادیث صحیحہ اور مقبولہ مکمل حوالہ جات کے ساتھ ذکر کی ہیں، جن میں ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی صاف تصریح ہے، ہم نے اس سلسلہ میں مکرر احادیث کا ذکر نہیں کیا اور نہ ایسی احادیث کا ذکر کیا ہے جن کی ختم نبوت پر التزامی، تضمنی یا دور از کار یا بعید دلالت ہو اور محض تعداد بڑھانے اور بھرتی کے لئے احادیث کو جمع نہیں کیا گیا۔ اس کے برخلاف بعض علماء کرام نے ختم نبوت پر ۲۰۰ سے زائد احادیث جمع کی ہیں، لیکن ان میں اکثر احادیث مکررہ ہیں اور ایک حدیث کی عبارت جتنی کتابوں میں مذکور ہے، اس حدیث کا اتنی بار شمار کرلیا گیا ہے۔ مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ نے اپنی کتاب ختم نبوت کامل (ادارۃ المعارف کراچی ۱۴۱۹ھ) میں ۲۱۰ احادیث ذکر کی ہیں، لیکن اس کتاب میں مکررات کو الگ الگ حدیث شمار کیا گیا ہے۔ (جاری ہے)

مولانا عبدالرحیم کا سانحۂ ارتحال

مولانا عبدالرحیم تھہیم والا علی پور ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے اور فاضل دیوبند مولانا نظام الدینؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ کسی زمانہ میں تھہیم والا جواب علی پور شہر کا حصہ ہے قادیانیت کا مرکز تھا۔ قادیان کے سالانہ جلسہ کے لئے یہاں سے چندہ جاتا تھا اور یہاں کے باشندے مرزا قادیانی سے دعاؤں کی درخواست کرتے تھے۔ ۱۹۶۲ء میں قادیانیت کے تخم خبیث نے پر پرزے نکالنے شروع کئے۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے حضرت مولانا نظام الدینؒ، حضرت مولانا قائم الدین عباسیؒ (والد محترم مولانا محمد یحییٰ عباسی مدظلہ)، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کی مساعی جمیلہ سے قادیانیت کی سنگینی کا خاتمہ ہوا۔ مولانا نظام الدینؒ نے یہاں مستقل ڈیرے ڈال دیئے، جس سے اللہ پاک نے بہت سے قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ قیام پاکستان والے سال اللہ پاک نے انہیں فرزند ارجمند سے سرفراز فرمایا۔ اس کا نام عبدالرحیم رکھا گیا۔ عبدالرحیم نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ مخزن العلوم خان پور رحیم یار خان میں داخلہ لیا۔ مخزن کا طوطی بولتا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا واحد بخشؒ، مولانا عبدالرحیم درخواستی سمیت کئی ایک علماء کرام تعلیم وتدریس میں معروف تھے۔ مخزن العلوم سے سند فضیلت حاصل کی اور اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ والد محترم کی وفات کے بعد ادارہ کے نظام کو سنبھالا۔ قرب وجوار میں روافض بھی سب وشتم کرتے تو ۱۰،۱۱ محرم الحرام کو ہر سال سالانہ جلسہ کی داغ بیل ڈالی۔ عرصہ دراز سے حالات خواہ کچھ ہوں ان دنوں شہداء کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ مولانا مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بہت محبت فرماتے تھے، اپنے ہر جلسہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی نہ کسی مبلغ کو ضرور دعوت دیتے۔ راقم الحروف کو بھی دو تین مرتبہ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ یکم اگست ۲۰۲۱ء کو انتقال فرمایا۔ شام چار بجے کے قریب ان کے ہم درس جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی مدظلہ کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں سینکڑوں سے متجاوز علماء، حفاظ، قرأ اور مسلمانوں نے شرکت کی اور انہیں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ راقم نے ضلع بھکر اور مظفر گڑھ کے مبلغین مولانا محمد ساجد، مولانا حمزہ لقمان کی معیت میں ان کے ادارہ میں حاضری دی، پسماندگان سے تعزیت اور ان کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

کارروائی سہ ماہی اجلاس مبلغین ختم نبوت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۹؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جبکہ تلاوت قرآن کریم کا اعزاز مولانا فقیر اللہ اختر نے حاصل کیا۔ اجلاس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی:

مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد طارق راولپنڈی، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا عبدالرزاق مجاہد قصور، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا شرافت علی نارووال، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا عبدالحکیم ساہیوال، مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا حمزہ لقمان مظفر گڑھ، مولانا محمد اویس کوئٹہ، مولانا فضل الرحمن منگلہ شیخوپورہ، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا مختار احمد میر پور خاص، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد انس، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا محمد ساجد بھکر اور مولانا محمد حنیف سیال بدین نے شرکت کی۔

اجلاس میں ۶؍ستمبر کو لیاقت باغ راولپنڈی کی کانفرنس کی کامیابی پر مقامی جماعت اور انجمن تاجران سمیت منتظمین کو مبارکباد پیش کی گئی، نیز ۷؍ستمبر کو یادگار پاکستان کے گراؤنڈ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر کانفرنس کی رابطہ کمیٹی، لاہور و مضافات کے علماء کرام، مشائخ عظام اور جماعتی کارکنوں کو مبارکباد پیش کی گئی اور دونوں کانفرنسوں کے مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا۔

۷؍اکتوبر کو ہاکی اسٹیڈیم ملتان میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور طے ہوا کہ ۱۲؍ستمبر جنوبی پنجاب کے ۱۱ اضلاع کی رابطہ کمیٹیوں جماعتی کارکنوں، علماء کرام اور مشائخ عظام کے کنونشن میں حتمی شکل دی جائے گی۔ ۷؍ستمبر کو ملتان، کوئٹہ، نواب شاہ اور دیگر شہروں میں ہونے والی ریلیوں کی کامیابی نیز ۷؍ستمبر کو پشاور اور ۸؍ستمبر کو چارسدہ میں بھرپور اجتماعات پر اللہ پاک کا شکر اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ آئندہ سال پورے ملک میں ۷؍ستمبر کو ریلیوں کا اہتمام کریں۔

ملتان کانفرنس کے لئے مبلغین کی ڈیوٹی:

۷؍اکتوبر کو ہاکی اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا شرافت علی، مولانا محمد نعیم دس روز، مولانا تجمل حسین ایک ہفتہ، مولانا محمد خبیب ایک ہفتہ، مولانا مختار احمد دس روز، محمد اسماعیل شجاع آبادی تا اختتام کانفرنس ملتان و مضافات ملتان میں کانفرنس کی تشہیر کے لئے خدمات سرانجام دیں گے۔

۲؍اکتوبر کو بہاولپور کانفرنس کے لئے مولانا عبدالحکیم ایک ہفتہ دیں گے۔ مجلس کا کوئی جھنڈا نہیں اگر رفقاء ضرورت محسوس کریں تو سفید کپڑوں پر ختم نبوت زندہ باد تحریر کرائیں۔

ملتان کانفرنس کی تشہیر کے لئے بھرپور مہم شروع کردی گئی۔ ۱۲؍ستمبر کو ملتان میں منعقدہ علماء کنونشن میں دو ہزار اشتہار اور دو ہزار پینا فلیکس تقسیم کئے جائیں گے۔ ملتان کانفرنس کی تشہیر کے لئے مولانا عبدالرزاق مجاہد ۲۱ستمبر سے ۵؍اکتوبر تک بہاولنگر وقت دیں گے۔ مولانا محمد قاسم سیوطی ایک ہفتہ بمشاورت مولانا محمد انس۔

چناب نگر کانفرنس: ۲۸، ۲۹؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو منعقد ہوگی۔ اس کی تیاری کے لئے درج ذیل حضرات ۱۳؍اکتوبر شام تک چناب نگر پہنچ جائیں۔ ۱۴؍اکتوبر صبح ۹ بجے اجلاس ہوگا۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد عارف شامی، مولانا وسیم اسلم، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا خالد عابد، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا مفتی خالد میر، مولانا

فقیر اللہ اختر، مولانا محمد خبیب، مولانا فضل الرحمٰن منگلہ، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد طارق، مولانا ظفر اللہ سندھی، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد عثمان، مولانا عتیق الرحمٰن چناب نگر کانفرنس کی عمومی نگرانی اور صدارت امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ، حضرت مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری زیدمجدہ فرمائیں گے۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے لئے مدعوین

قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن، مولانا امجد خان، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا سراج احمد شاہ امروٹ شریف، مولانا عبدالمجیب قریشی، مولانا سعید یوسف پلندری۔

(جمعیت س) مولانا حامدالحق، مولانا بشیر احمد شاد، مولانا عبدالرؤف فاروقی۔ (جماعت اسلامی) جناب سراج الحق، جناب لیاقت بلوچ، جناب فرید پراچہ۔ (بریلوی حضرات) مولانا اویس نورانی، مولانا سیّد امین الحسنات، شیخ عبدالحمید گولڑہ شریف، مولانا قاری زوار بہادر، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جناب پیر اعجاز ہاشمی، مولانا عبدالشکور رضوی، مولانا ثاقب رضا مصطفائی۔ (اہلحدیث حضرات) علامہ ساجد میر، سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر۔

مشائخ عظام: حضرت سیّد جاوید حسین شاہ، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محب اللہ لورالائی، پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، مولانا طارق جمیل، پیر معین الدین کوریجہ، مولانا خواجہ مدثر محمود تونسوی، مولانا زاہدالراشدی (پاکستان شریعت کونسل)، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، قاری ابوبکر صدیق جہلمی (تحریک خدام اہلسنت)۔

اربابِ مدارس: مولانا اشرف علی، مولانا فضل الرحیم اشرفی، مولانا محمد یوسف خان، مولانا ارشاد احمد، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا قاری محمد یٰسین، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا سید محمود میاں، مولانا عبدالقیوم حقانی۔

وفاق المدارس: قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا محمد عمر قریشی، سیّد سلمان گیلانی، شاہد عمران عارفی، مولانا عبدالحمید تونسوی۔

ایصال ثواب اور دعائے مغفرت

مرحومین: مولانا محمد یاسین صابر، مولانا محمد احمد ابن مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا امیر زمان نورانی، قاری محمد حیات تونسوی، مولانا سید ذیشان عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ، قاری محمد عثمان کے والد محترم کمالیہ، مولانا عبدالستار رحمانی، برادرزادگان مولانا محمد ساجد (ابوبکر، عثمان) مولانا محمد امین بہاولپور، مولانا جلیل الرحمٰن انوری فیصل آباد، صوفی محمد اقبال قریشی ہارون آباد، والد محترم مولانا غلام مصطفی اشعری تونسہ شریف، سابق سینیٹر ایم اے حمزہ گوجرہ، برادر کبیر حافظ ذکاء اللہ، مولانا امداداللہ پنور قمبر، مفتی فیض محمد مینگل باندھی، حاجی محمد افضل قریشی ٹنڈو آدم، حافظ بشیر احمد برادر حافظ نذیر احمد گوجرانوالہ، برادر نعیم قادری کامونکی، والد محترم قاری محمد رمضان تھرپارکر، مولانا عبدالرحیم تھیم علی پور، قاری محمد یوسف بہاولپوری، محمد یاسین فاروقی، قاری عبدالمالک چک نمبر ۸۴ خانیوال۔

دروسِ ختم نبوت پروگرام

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کیماڑی ٹاؤن کے زیر اہتمام مختلف مساجد میں دروسِ ختم نبوت پروگرام منعقد کیے گئے۔ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی نزد کے پی ٹی گراؤنڈ میں رکھا گیا، جس میں مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحی مطمئن نے بیان کیا۔ اسی طرح بعد نماز عشاء فاروق اعظم مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر درس دیا۔ حلقہ کیماڑی ٹاؤن کے نگران مولانا حضرت حسین کے مہمان خانے میں حلقہ کے ساتھیوں کا ایک اجلاس ترتیب دیا گیا، جس میں سالانہ تقریری مسابقہ، اکتوبر کے مہینہ میں کانفرنس سے متعلق مشاورت کی گئی۔ جلسہ سیرت خاتم الانبیاء سے متعلق تیاری کے لئے ٹیم بھی تشکیل دی گئی۔ علاوہ ازیں بعد نماز مغرب راقم الحروف نے مولانا محمد عارف کی جامع مسجد ابوبکر میں عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر بیان کی سعادت حاصل کی۔ اسی طرح بعد نماز عشاء جامع مسجد اصحابِ صفہ میں تحفظ ختم نبوت کے کام کی ضرورت واہمیت کے عنوان پر درس دیا۔ ان پروگراموں میں مولانا حضرت حسین، معاون نگران فیضان وحارث نے بھرپور تعاون کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

مرکزی جامع مسجد چک نمبر ۱۰۹/۱۲-ایل کی تعمیر ۱۱ر نومبر ۱۹۱۵ء کو ہوئی۔ نکودر جالندھر سے تشریف لائے مولانا جان محمد ازہریؒ نے تعمیر کرائی اور تاحیات اس کے خطیب رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی مولانا نور محمدؒ خطیب رہے۔ مولانا نور محمدؒ کے بعد مولانا شفیع خطیب رہے۔ موصوف نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھر پور حصہ لیا اور گرفتار بھی ہوئے۔

حافظ ثناء اللہؒ نے اس مسجد میں ۵۵ سال تراویح میں قرآن پاک سنایا۔ ۲۰۱۸ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اب حافظ محمد خبیب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے ناظم اعلیٰ حاجی کفایت اللہ اس مسجد کے کرتا دھرتا ہیں۔ یہ مسجد اہل حق کا مرکز رہی ہے۔ امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بارہا تشریف لائے۔ نیز مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ یہاں ۱۱ر جولائی مغرب سے عشاء تک پروگرام ہوا۔ ہمارے ماہنامہ لولاک اور مجلس کی مطبوعات کے ٹائٹل کے ڈیزائنر علامہ عنایت اللہ رشیدی مدظلہ اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور بنیادی طور پر اسی علاقہ کے رہائشی ہیں۔ الحمدللہ ۱۱ر جولائی کو مغرب سے عشاء تک خطاب کیا۔

حضرت خاکوانی مدظلہ کی تشریف آوری:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت اقدس مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے راقم کی دعوت پر ۲۳ر جولائی کو جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰ متصل مدرسہ تعلیم القرآن صدیق آباد بستی مٹھو شجاع آباد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا اور راقم کے فرزندان قاری ابوبکر صدیقؒ، نعمان شہزادؒ کے ایصال ثواب کے لئے منعقدہ پروگرام سے خطاب فرمایا۔ جمعۃ المبارک کے خطبہ اور نماز کے بعد کئی ایک حضرات نے حضرت والا کے دست حق پرست پر گناہوں سے توبہ کی اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضرت والا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے معروف شیخ طریقت ہیں، نیز حضرت والا نے مذکورہ بالا مرحومین کے علاوہ قاری ابوبکر صدیق کی مادر نسبتی، ڈاکٹر محمد اسحاق کی اہلیہ محترمہ اور ڈاکٹر حافظ محمد کاشف کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

بہاولنگر کا تین روزہ دورہ: مولانا محمد قاسم رحمانی سلمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ ہیں۔ انہوں نے اپنے حلقہ میں ایسے جانباز تیار کئے ہیں جو ان پر جان چھڑکتے ہیں۔ چند ماہ پہلے انہیں فالج کا دوسری مرتبہ اٹیک ہوا۔ کافی عرصہ پہلے انہوں نے ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ر اگست کی تاریخیں نوٹ کرائی ہوئی تھیں اور انہیں اٹیک ہوگیا تو راقم نے ان سے کہا کہ اب پروگرام کیا ہوں گے اور کیسے ہوں گے؟ تو وہ بضد ہوئے کہ میں نے آپ کے ساتھ چلنا ہے اور اپنی نگرانی میں پروگرام کرانے ہیں۔ راقم نے انہیں کچھ مزید آرام کرنے کا مشورہ دیا، لیکن وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے کہ انہوں نے جانا ہے، چنانچہ انہیں لے کر شجاع آباد سے سفر شروع کیا۔

مولانا محمد مرتضیٰ سلمہ سے ملاقات: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں شہر کے امیر مولانا محمد مرتضیٰ سلمہ ہیں، جن کے والد محترم لودھراں مجلس کے کرتا دھرتا تھے، وہ بھی اپنے والد محترم کی روایات کو سنبھالے ہوئے ہیں انہوں نے وعدہ لیا ہوا ہے کہ آپ لودھراں سے گزرتے ہوئے میری ملاقات کے بغیر نہیں جائیں گے تو نصو ہوٹل پر ان سے ملاقات ہوئی اور ۷ر ستمبر کے یادگار دن کو لودھراں میں شایان شان منانے کی درخواست کی جو عزیز موصوف نے قبول فرمائی۔

مدرسہ احیاء العلوم حاصل پور: ۱۶ر جولائی ۱۹۶۲ء میں حاجی غلام ربانیؒ، ماسٹر شاہ محمدؒ، چوہدری حبیب اللہ اور ڈاکٹر محمد شریفؒ نے قائم کیا۔ پہلے مہتمم حاجی غلام ربانی مقرر ہوئے، ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر محمد شریفؒ مہتمم مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کا اصلاحی تعلق حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انورؒ خانقاہ شیرانوالہ لاہور سے رہا۔ ان کی وفات کے بعد حافظ عبدالغفور مہتمم مقرر ہوئے۔ حافظ عبدالغفورؒ کی وفات کے بعد حافظ محمد ابراہیمؒ کو اہتمام کی ذمہ داریاں سپرد کی

گئیں۔ حافظ محمد ابراہیمؒ جو ڈاکٹر محمد شریفؒ کے فرزند ارجمند تھے نے مدرسہ کی تعمیر و توسیع اور مرکزی جامع مسجد اور اس سے ملحق مدرسۃ البنات کی عمارت کو تین منزلہ بنایا اور بنین و بنات کے اداروں کو بھرپور ترقی دی۔ جامعہ میں دورہ حدیث شریف سمیت بنین و بنات میں تمام اسباق ہوتے ہیں۔ حافظ سعید احمد ان تمام حضرات کے دست و بازو ثابت ہوئے۔ ۱۹۶۲ء سے ۲۰۱۲ء تک نظم ونسق سنبھالے رکھا، اب ان کے فرزند ارجمند مدرسہ کے نظم ونسق سے منسلک ہیں۔ حافظ محمد ابراہیمؒ کے بعد ان کے فرزند مولانا محمد عدنان سلمہ مہتمم بنائے گئے۔ جامعہ کے صدر مدرس راقم کے پیر بھائی مولانا فیض اللہ مدظلہ ہیں۔ ان حضرات کی زیارت و ملاقات اور دوپہر کے آرام کے لئے جامعہ کے مہمان خانہ میں قیام کیا اور ظہر کی نماز کے بعد اگلے سفر پر روانہ ہوگئے۔

مدرسہ فیض الاسلام چک مدرسہ: چک مدرسہ میں مدرسہ فیض الاسلام کی بنیاد مولانا محمد شریف وٹوؒ نے رکھی۔ مولانا وٹو جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر رہے۔ اس وقت مدرسہ کا اہتمام مولانا محمد شریف وٹو کے جانشین مولانا معین الدین وٹو مدظلہ کے ہاتھوں میں ہے، جبکہ قاری محمد طیب محمود ناظم اعلیٰ ہیں، ۱۱؍اگست عصر کی نماز کے بعد مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مختصر بیان فرمایا۔

دفتر بہاولنگر میں اجلاس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی سلمہ کو ۱۲؍جون کو فالج کا اٹیک ہوا، دو ماہ کے بعد مولانا کی واپسی پر مقامی جماعت نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ رکھا۔ جس کی صدارت مقامی امیر قاری فداء الرحمٰن نے کی۔ استقبالیہ میں علماء و مبلغین کے خادم اور مقامی ناظم بھائی نذیر احمد، محمد اقبال، محمد ناصر اور محمد اشفاق نے شرکت کی، جبکہ مہمانان خصوصی مولانا عبدالحکیم نعمانی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ ۱۲؍اگست ظہر کی نماز کے بعد تقریب منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد قاسم رحمانی سلمہ کی صحتیابی کے بعد تشریف آوری کا خیر مقدم کیا گیا۔ نیز حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کے مرکزی امیر بننے پر انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کی اور حضرت والا کے امیر بننے کو بہاولنگر کے لئے اعزاز قرار دیا گیا، کیونکہ بہاولنگر میں حضرت والا کا زرعی رقبہ ہے۔

جامعۃ العارف کے طلبا و طالبات سے خطاب: جامعۃ العارف کے بانی مولانا محمد عارفؒ تھے۔ آپ نے ۳۰؍جون ۱۹۷۵ء کو جامعہ کی بنیاد رکھی۔ اس سے قبل ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۵ء تک آپ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کے مدرس رہے، جامعہ میں بنات میں عالیہ (دورۂ حدیث شریف) تک تعلیم ہوتی ہے، جبکہ بنین میں ابتدائی درجات ہیں۔ ۱۷؍اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۴۵۰ طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس وقت جامعہ کا نظم ونسق مولانا اکرام اللہ عارفی مدظلہ چلا رہے ہیں۔ ۱۲؍اگست صبح ۱۰ تا ۱۱ بجے تک مولانا عبدالحکیم نعمانی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔

مولانا جلیل احمد اخون کی خدمت میں: موصوف عارف باللہ حضرت حکیم محمد اخترؒ کے خلیفہ مجاز اور جامع العلوم کے مہتمم و شیخ الحدیث ہیں۔ جامع العلوم کی بنیاد قیام پاکستان سے چند سال قبل رکھی گئی۔ نواب آف بہاولپور سر محمد صادق عباسیؒ کی استدعا پر حضرت مولانا سیّد بدر عالم میرٹھیؒ نے رکھی۔ حضرت میرٹھیؒ کی استدعا پر دیوبند کے فاضل حضرت مولانا نیاز احمد اخونؒ مدرس کی حیثیت سے تشریف لائے، آپ معقولات کے ماہر استاذ تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے اساتذۂ کرام حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولانا عبدالحقؒ امتحان کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے طلبا کی امتحان میں بہترین کامیابی کی بہت تعریف و توصیف کی اور اسے ثانی دارالعلوم دیوبند قرار دیا۔ حضرت مولانا سیّد بدر عالم میرٹھیؒ مدینہ طیبہ ہجرت کرگئے تو جامع العلوم کا نظم ونسق حضرت مولانا نیاز احمد اخونؒ کے سپرد کر گئے۔ موصوف نے نامساعد حالات کے باوجود ریت کے ٹیلوں اور چولستان میں واقع ادارہ کو بام عروج تک پہنچایا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا جلیل احمد اخون مدظلہ نظم سنبھالے ہوئے ہیں۔ مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی کی معیت میں حضرت مولانا جلیل احمد اخون کی خدمت میں حاضری ہوئی اور ان سے دعائیں لیں۔

شاہی مسجد منچن آباد میں خطبہ جمعہ: نواب آف بہاولپور سر محمد صادق عباسیؒ اور آپ کے آباؤ اجداد نے اپنی ریاست کے تمام شہروں میں مساجد تعمیر کرائیں۔ ان مساجد میں سے ایک مسجد شاہی مسجد منچن آباد بھی ہے، جس کی تعمیر جدید میں اسے خوبصورت بنایا گیا ہے، نیز اس کی آرائش و زیبائش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی گئی۔ شاہی مسجد کے خطیب نے ہمارے مبلغ مولانا محمد قاسم سلمہ کو حکم فرما کر راقم کا ۱۳؍اگست کا جمعہ رکھا۔ راقم شجاع آباد سے سفر کرکے منچن آباد پہنچ گیا، لیکن سوئے قسمت کہ خطیب ندارد۔ راقم نے حسب حکم جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

جامعہ صادقیہ عباسیہ چنی آباد: جامعہ کا سنگ بنیاد ہمارے حضرت رائے پوریؒ (شاہ عبدالقادر) کے پیر ومرشد حضرت اقدس شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ اور مولانا غلام قادرؒ نے ۱۹۰۶ء میں رکھا ۱۹۰۹ء سے تعلیم کا آغاز ہوا۔ تقریباً ایک صدی کے سفر میں کئی ایک علماء کرام جامعہ اور اس سے ملحق اداروں کی سرپرستی واہتمام فرماتے رہے۔ اس وقت حضرت مولانا معین الدین وٹو کے اہتمام وانصرام میں یہ ادارے چل رہے ہیں قیام وطعام جامعہ میں رہا۔

جامع مسجد بلقیسیہ حویلی لکھا: میں ایک عرصہ تک مولانا سیّد مسعود الحسن بخاریؒ امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل، خیرالعلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی ثم ملتانی، علامہ مولانا محمد شریف کشمیریؒ کے تلامذہ میں سے تھے۔ ایک مجلس میں فرمایا کہ میرے والد محترم اسکول ٹیچر تھے۔ میں نے بھی فراغت کے بعد اسکول میں ملازمت اختیار کرلی۔ ایک دن والد محترم فرمانے لگے۔ مسعود الحسن! تمہیں اسکول ٹیچری کے لئے دین نہیں پڑھایا تھا۔ میں نے اسکول سے استعفیٰ دے دیا۔ معلوم ہوا کہ حویلی لکھا میں ایک مسجد زیر تعمیر ہے، چلا آیا۔ رات مسجد میں گزاری۔ صبح کی نماز کے لئے وضو کررہا تھا، دیکھا تو مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ وضو فرمارہے ہیں۔ سلام ومصافحہ کے بعد مولانا نے مصروفیات پوچھیں تو میں نے کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ اس مسجد کو امام وخطیب کی ضرورت ہے۔ رات کو آیا ہوں، مسجد میں آرام کیا، اب صبح کی نماز کے بعد انتظامیہ سے مل کر بات طے کروں گا۔ مولانا نے فرمایا کہ حویلی میں اپنا کوئی مرکز نہیں۔ آپ یہاں ڈیرہ لگائیں، آپ کی ضروریات کے لئے وظیفہ میں بھیج دیا کروں گا۔ سیّد نے محنت کی جب ماحول بن گیا اور کمیٹی نے بھی وظیفہ مقرر کردیا تو میں نے مولانا کو خط لکھ کر وظیفہ نہ بھیجنے کی استدعا کی۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء سے ۱۳؍دسمبر ۲۰۱۶ء تک یہاں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے فاضل مولانا مفتی ساجد نواز مدظلہ خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ چنی آباد سے لاہور آنا تھا، تو راقم نے مجلس اوکاڑا وقصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق سلمہ کو فون کیا کہ رات فارغ ہے، کہیں درس کا اہتمام کرلیں تو یہاں مغرب کے بعد بیان ہوا۔

شاہی مسجد دیپال پور: ۷۰۰ سو سال پرانی ہے جو فیروز شاہ تغلق کے دور میں تعمیر ہوئی اور مسلمان حکمران آتے جاتے یہاں سجدہ ریز ہوتے رہے۔ سکھوں کے دور میں اسے کافی نقصان پہنچا اور سکھوں نے مسجد کو اصطبل کے طور پر استعمال کیا، جس سے مسجد کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا۔ ۱۹۵۰ء میں صحن کی توسیع ہوئی۔ نیز مسجد کا اندرونی فرش پختہ کرنے کے لئے جب چھ فٹ گہری کھدائی کی گئی تو سکھوں کے دور کی بنی ہوئی شراب کی بھٹیاں اور گھوڑوں کے سُم برآمد ہوئے۔ مسجد کی تعمیر کے وقت گاجنی، گڑ اور ماش دال کا مصالحہ استعمال کیا گیا۔ پرانے معماروں کا کہنا ہے کہ یہ مصالحہ ایک سو سال بعد جوان ہوتا ہے۔ شاہی مسجد کے صحن میں ایک بزرگ کا مزار بھی ہے جو دعوت وتبلیغ کے لئے تشریف لائے ان کی وفات کے بعد انہیں صحن مسجد سے ملحق دفن کیا گیا۔ مولانا سید محمود شاہ بخاریؒ یہاں ایک عرصہ تک توحید وسنت کی نشرواشاعت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اب ان کے فرزند ارجمند مولانا سیّد انور علی شاہ خطابت اور ملحقہ مدرسہ کا اہتمام و انصرام سنبھالے ہوئے ہیں۔ ۱۳؍اگست رات کو قیام مسجد سے ملحقہ مدرسہ کے مہمان خانہ میں کیا اور ۱۴؍اگست کی صبح کو درس دیا اور پاکستان کے استحکام وخوشحالی کی دعائیں کی گئیں۔

جامع مسجد صراط الجنۃ، برانڈرتھ روڈ: تقسیم سے پہلے مولانا سید حامد میاںؒ بانی جامعہ مدنیہ دیوبند سے پنجاب میں سیٹ ہونے کے لئے تشریف لائے، ریل گاڑی میں سو رہے تھے، جب گاڑی لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر رکی تو کسی نے جگاتے ہوئے کہا کہ اٹھو مولوی صاحب! آپ کا اسٹیشن آگیا۔ مولانا حامد میاں تشریف لائے تو یہاں پہلوانوں کے اکھاڑے ہوتے تھے، جن میں پہلوان اپنے کرتب دکھلاتے انہیں دیکھنے کے لئے ٹھہرے تو نماز کا ٹائم ہوا اذان ہوئی اور یہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہوتی تھی۔ انتظامیہ کے ذمہ داروں سے ملاقات ہوئی تو انتظامیہ نے استدعا کی کہ آپ یہاں ٹھہر جائیں اور اسی مسجد میں وعظ و تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کو دین کی طرف متوجہ کریں۔ چنانچہ حضرت نے اسی جگہ کو اپنا مرکز بنانے کی ٹھان لی، اس علاقہ کو اکھاڑہ لوٹال کہا جاتا تھا، تو حضرت مولانا عرصہ تک یہاں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سلسلہ چلتا رہا تو ۲۰۰۸ء میں حضرت مولانا سیّد حامد میاںؒ کے فرزند ارجمند، جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ کے مہتمم حضرت مولانا سیّد محمود میاں مدظلہ نے تعمیر جدید کی بنیاد رکھی۔ اب یہ

(باقی صفحہ 26 پر)

۶؍ستمبر راولپنڈی اور ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء مینارِ پاکستان لاہور کی تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں میں

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خطبات!

ضبط وتحریر: حافظ محمد خرم شہزاد، گوجرانوالہ

(ختم نبوت کانفرنس، لیاقت باغ راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج سے سنتالیس سال پہلے (آج میں اور آپ ۲۰۲۱ء میں کھڑے ہیں) میں ۱۹۷۴ء کی بات کررہا ہوں۔ ۶؍ستمبر (۱۹۷۴ء) کی شام کو راجہ بازار تعلیم القرآن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت ایک جلسہ عام تھا، جس طرح آج آپ دوست لاکھوں کی تعداد میں یہاں پر جمع ہیں وہاں بھی اسی طرح خلق خدا جمع تھی، تب نوابزادہ نصراللہؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، مولانا قاری محمد اجمل خانؒ، مولانا تاج محمودؒ اور دوسرے حضرات کے بیانات ہوئے۔

حضراتِ گرامی! ادھر بیانات ہورہے تھے ادھر پاکستان گورنمنٹ ملک عزیز کے اس وقت کے حکمران اور وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت اجلاس تھا جس میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ، جناب پروفیسر غفور احمدؒ اور گورنمنٹ کی طرف سے جناب بھٹو صاحب، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وفاقی وزیر قانون، جناب مولانا کوثر نیازی اور اس وقت وفاقی لاء سیکریٹری تھے جناب افضل چیمہ! چار آدمی گورنمنٹ کی طرف سے اور تین آدمی ہماری طرف سے، تب وہاں پر مذاکرات ہوئے، اُن مذاکرات کے نتیجہ میں طے یہ پایا کہ آج بیٹھ کر ایک نئی قرارداد مرتب کرتے ہیں۔ کل وہ قرارداد گورنمنٹ کی طرف سے پیش ہو نہ اپوزیشن کی طرف سے، بلکہ نیشنل اسمبلی کے پورے ہاؤس کی طرف سے متفقہ طور پر وفاقی وزیر قانون پیش کریں، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ حزب اختلاف کی طرف سے اس کی تائید کردیں۔ اگلے دن اجلاس ہوا یعنی ۷؍ستمبر کو تو اس اجلاس میں، اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمت ہوں جناب بھٹو صاحب پر انہوں نے اس زمانہ میں پورے ملک کے ڈی سی صاحبان کو کہہ کر بطورِ خاص پورے ملک سے نیشنل اسمبلی کے ممبران کی حاضری کو یقینی بنایا۔

میرے بھائیو! آپ حضرات یہاں پر تشریف فرما ہیں، ہمارے قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی آمد پر آپ حضرات کے چہرے بھی خوشی سے تمتما اٹھے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اُن حالات اور واقعات میں، جس وقت ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی کا اجلاس ہوا تاریخ گواہ ہے کہ پوری اسمبلی میں ایک سیٹ بھی خالی نہیں تھی، ایک ممبر بھی غیر حاضر نہیں تھا۔ قائد ایوان بھی موجود تھے قائد حزبِ اختلاف بھی! اجلاس شروع ہوا جناب صاحبزادہ فاروق علی خان وہ اس وقت نیشنل اسمبلی کے اسپیکر تھے، انھوں نے (اجلاس کی) صدارت کی، قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ ہوا، وفاقی وزیر قانون اٹھے اور انھوں نے قرارداد پیش کی، پہلی دوسری تیسری خواندگی مکمل ہوئی، حضرت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ سے درخواست کی گئی کہ آپ اس (قرارداد کی) تائید کردیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ ایک رات یعنی آج (۶؍ستمبر) کی رات وہ کام پہلے کراچکے تھے، انھوں نے تقریر کیا کرنا تھی، کھڑے ہوئے اور ایک منٹ میں تائید کے دو جملے کہے اور فارغ ہوگئے۔ اس کے بعد استصواب رائے کے لئے اسپیکر نے اسمبلی کے ممبران سے کہا کہ آپ میں سے جو دوست اس اسمبلی کی قرارداد کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔

میرے بھائیو! چشم فلک سے میرے رب کریم کی رحمت کے فرشتوں نے جھوم جھوم کر، جھانک جھانک کر اس منظر کو دیکھا کہ جب کہا گیا کہ اس قرارداد کی تائید میں جو ممبران ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں تو پوری اسمبلی کے ممبران کی گردنیں مارے احترام کے جھک گئیں اور تائید کے لئے ہاتھ اُٹھ گئے۔ میرے بھائیو! میں گزارش کرتا ہوں وہ دن جائے آج کا دن آئے، تقریباً سنتالیس سال اور اگر آپ قصر کو حذف کردیں تو

نصف صدی بیت گئی۔ آپ حضرات جانتے ہیں ضیاء صاحب کے بعد جونیجو صاحب آئے، جونیجو صاحب کے بعد پھر ضیاء صاحب آئے، ضیاء کے بعد محترمہ (بینظیر بھٹو)، محترمہ کے بعد جناب میاں (محمد نواز شریف) صاحب، میاں صاحب کے بعد پھر محترمہ، پھر میاں صاحب! جناب پرویز مشرف بھی آئے، معین قریشی بھی آئے۔ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، پرویز مشرف کے بعد جناب زرداری بھی تشریف لائے پھر اس کے بعد میاں صاحب بھی آئے، خاقان عباسی بھی آئے، آج کل بھی ایک صاحب ہیں اور میں وضو کے ساتھ ہوں میں نام لینا پسند نہیں کرتا۔ میں آپ دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پوری نصف صدی میں پاکستان کی جتنی قیادت کی میں نے بات کی، ان کے عہد اقتدار میں مشرق سے لے کر مغرب تک روئے زمین پر ایسا کوئی کافر ملک نہیں تھا جس کے سربراہ کے پاؤں میں قادیانیوں نے اپنی ناک اور پیشانی نہ رگڑی ہو، ان کے تلووں کو نہ چاٹا ہو، اُن کے بوٹوں کی پالش نہ کی ہو، قادیانیوں نے پورے پچاس سال اِن تمام کافر حکمرانوں سے یہ کہا کہ کسی نہ کسی طرح اس ختم نبوت کی ترمیم کو ختم کردیا جائے یا اس میں تبدیلی کرکے اسے غیرمؤثر کردیا جائے۔ ایسے طور پر تبدیلی ہو کہ صرف الفاظ باقی رہ جائیں اور اس کی روح نکال دی جائے۔

میرے بھائیو! میں درخواست کرتا ہوں آپ سب دوستوں کو کریڈٹ جاتا ہے اور سب سے زیادہ مبارکباد کے مستحق ہیں ہمارے قائد محترم (حضرت مولانا فضل الرحمٰن) کہ اپنے والد گرامی کے بعد اُس دور سے لے کر آج تک برابر میدان میں اپنے رفقاء گرامی قدر کے ساتھ، اس میں بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور سنی کی کوئی تمیز نہیں۔ پوری دینی قوتوں کو ساتھ لے کر انھوں نے ختم نبوت کے عنوان پر ایسے طور پر پہرہ دیا کہ پچاس سال نصف صدی پورے روئے زمین کے کفر کی پوری توانائیوں اور کوششوں کے باوجود قانون کو ختم کرنا تو درکنار اِن حضرات کی جدوجہد کے صدقے میں آج اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس قانون کے زیر اور زبر میں بھی ترمیم نہیں کرسکے۔

میرے بھائیو! اس موقع پر یورپی یونین نے قرارداد پیش کی، ہماری موجودہ گورنمنٹ نے تحفظ ناموس رسالت کے تمام ترملزموں کو یکے بعد دیگرے بہانے بنا کر اُن کو رہا کرنا شروع کیا، ہمیں ڈر پیدا ہوگیا کہ کہیں اُن کے کہنے پر اگر انھوں نے تحفظ ناموس رسالت کے مجرموں کو چھوڑا اُن کے کہنے پر انہوں نے وقف املاک بورڈ کا جو بل منظور کیا۔ انگریز کے زمانے میں مسلم لیگ، کانگرس اور جمعیۃ علمائے ہند نے انگریز گورنمنٹ سے یہ منوایا تھا کہ مسلمانوں کے یہ پرسنل لاء ہیں، قرآن اور سنت کی روشنی میں غیر مسلموں کو کوئی مداخلت کا حق نہیں۔ انگریز کے زمانے میں جو ہمیں رعایت حاصل تھی اِس موجودہ گورنمنٹ نے قرآن اور سنت کو پسِ پشت کرکے اُس بل کی روح نکال دی اور خالصتاً قرآن اور سنت کے خلاف قانون منظور کیا گیا۔

میرے بھائیو! میں گزارش کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں گھریلو تشدد سے متعلق ایک بل آیا، آسان لفظوں میں اُس میں دیگر شقوں کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ کی اور میری کوئی جوان بیٹی (معاذ اللہ) اگر اپنے کسی آشنا کو لے کر گھر آجائے تو باپ کو حق حاصل نہیں کہ وہ پوچھے کہ تو نے یہ کیا کیا؟ اگر وہ کہے گا تو بہتر (۷۲) گھنٹے کے لئے بغیر پوچھے جیل کے اندر چلا جائے گا۔ ہمیں ڈر پیدا ہوا کہ کہیں گورنمنٹ نے ان تحفظ ناموسِ رسالت کے ملزموں کو رہا کیا، گورنمنٹ نے یہ وقف املاک کا بل منظور کیا، دینی مدارس کا راستہ بند کرنے ان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی اور ہمارے ملک کے دینی تشخص کو مجروح کرتے ہوئے میرے بھائیو! اس گورنمنٹ نے پاکستان کے تشخص کو ذبح کرنے کے لئے ہمارے مسلم فیملی سسٹم کو تباہ و برباد کرنے کے لئے جو قانون بنائے ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسے نہ کریں کہ باہر کی دنیا کہے کہ تمہیں امداد تب ملے گی کہ جب پاکستان سے تم ختم نبوت کے قانون کو ختم کروگے، تو ہمیں ڈر پیدا ہوا کہ کہیں حکمران اس کے لئے تیار نہ ہوجائیں۔ سب سے پہلے اس درخواست اور فریاد کو لے کر اپنے قائد محترم کی خدمت میں ہم لوگ حاضر ہوئے، تمام تر دینی جماعتوں اور مسالک سے باہمی مشاورت کے بعد آج آپ حضرات کا یہ اجلاس رکھا تھا۔ مجھے خوشی ہے اس امر کی کہ راولپنڈی کی ہماری تمام تر تاجر برادری نے دل و جان سے اس کام کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے لئے اس کام کو اپنا اور دین کا کام سمجھ کر انھوں نے آگے بڑھ کر اس کام کو اپنا کام سمجھا۔ آج آپ دوست لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں، میں اپنی پوری دینی قیادت کی موجودگی میں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں گورنمنٹ سے کہ تمہیں غلط فہمی ہے، وہ (غلط فہمی) دل و دماغ سے نکال دینی چاہئے۔ اگر کوئی ماں کا لعل یہ سمجھتا ہے کہ تحفظ

ناموس رسالت اور ختم نبوت کے قانون کو ختم کر دیں گے تو میں اُن سے کہتا ہوں کہ اِن قوانین کو ختم کرنے والے ختم ہو جائیں گے یہ قانون کبھی ختم نہیں ہوگا۔ جو کل ہونا ہے آج ہو جائے، جو آج ہونا ہے ابھی ہو جائے۔

میرے بھائیو! گھوڑا بھی موجود میدان بھی موجود اور شاہسوار بھی موجود! ہم اُن سے کہتے ہیں کہ دیر کس چیز کی اگر تمہیں اپنی طاقت پہ ناز ہے تو ہمیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پہ ناز ہے۔ یہاں سے جاؤ تو پیغام لے کر جاؤ کہ جب تک جان میں جان باقی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

(ختم نبوت کانفرنس، مینارِ پاکستان لاہور)

گرامی قدر، برادرانِ اسلام!

آج کی مجلس میں ابھی دیگر حضرات مہمانانِ گرامی اُن کے بیانات اور خطاب آپ حضرات سنیں گے۔ یہ بیان کا وقت نہیں، میں آج کی مجلس میں قادیانی جماعت سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ملعون قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا، وہ دن جائے آج کا دن آئے ایک سو اکیس (۱۲۱) سال اس کو بیت گئے۔ آؤ! آج کی مجلس میں آپ اور ہم حساب کرتے ہیں کہ تم کہاں سے چلے تھے اور کہاں پر پہنچے ہو۔ ہم بھی حساب دینے کے لئے تیار ہیں کہ ہم کہاں سے چلے تھے اور کہاں پر پہنچے ہیں۔ اگر آج کی مجلس میں قادیانی کرم فرما مجھ مسکین کی اس گفتگو پر توجہ کریں تو میں اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ جس وقت ملعون قادیان نے اپنی کتاب ”براہین احمدیہ“ ذرا اس سے ۱۹۰۱ء سے بھی پہلے، جس وقت وہ کتاب لکھی تھی، تب حضرات علمائے لدھیانہ نے ملعونِ قادیاں کے دُو بہ دُو اس کے سامنے کھڑے ہو کر علی الاعلان انہوں نے کہا تھا کہ ملعون قادیانی نے جو کچھ اپنی کتابوں کے اندر لکھا ہے یا جو آگے چل کر اس کے عزائم معلوم ہوتے ہیں، اُس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی نظریے کا حامل نہیں بلکہ ایک کافر ہے۔

میرے بھائیو! یہ فتویٰ حضرات علمائے لدھیانہ نے دیا تھا اور وہ بڑی مشکل کے ساتھ تین علمائے کرام تھے میری مراد (۱) مولانا محمد لدھیانویؒ، (۲) مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ اور (۳) مولانا عبداللہ لدھیانویؒ! تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے، آگے چل کر ایک وقت آیا کہ کیماڑی سے لیکر کراچی تک، کراچی سے لیکر برما تک اور برما سے لیکر قندھار تک اس پورے خطے کی دینی قیادت کے چھ سو (۶۰۰) حضرات علمائے کرام نے جن میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ، یہ سب حضرات موجود تھے۔ میں قادیانیوں سے کہتا ہوں کہ ایک دو نہیں اس خطے کے چھ سو حضرات علمائے کرام نے ملعونِ قادیاں کی کتابوں کو پڑھنے کے بعد یہ فیصلہ دیا تھا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔

مجھے خوشی ہوگی کہ آپ حضرات فرش پر بولیں گے آپ کی حاضری عرش پر لگے گی۔ آج کی مجلس میں یہ درودیوار اِن کوچہ و بازار کو، اس پورے ماحول اور درختوں کے ایک ایک پتے کو، اِن عمارتوں کے ایک ایک ذرہ کو اپنے ایمان پر گواہ بناؤ کہ اس وقت کی ہماری دینی قیادت نے کیا کہا؟ کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون ہیں؟ (کافر) اِن حضرات علمائے کرام نے ملعون قادیان کو کیوں کافر کہا؟ (کیونکہ) اس ملعون قادیان نے اپنی کتابوں میں لکھا، تمہارے اسی لاہور کا محمد حسین کرخی نامی قادیانی ملعون تھا، اسی ریلوے روڈ کے اوپر رہتا تھا اُس نے ایک کتاب لکھی ہے، میں قادیانیوں سے کہتا ہوں:

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

قادیانی جماعت کو چیلنج کرنے کی میری عادت نہیں، لیکن یہ کہے بغیر بھی گزارا نہیں کہ میں حوالے عرض کرتا ہوں۔ کوئی ماں کا لعل میرے حوالے کو چیلنج کرے، یہ قادیانی مر کر بھی دوبارہ زندہ ہو جائیں، ملعونِ قادیاں قبر سے اُٹھ کر آئے، اپنی ماں کے پیٹ سے دوبارہ برآمد بھی ہو تب بھی ان شاء اللہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رضا کاروں کے حوالے کو چیلنج نہیں کر سکیں گے۔ میں دیانت کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ (کرخی نامی قادیانی) آپ کے اسی لاہور کا تھا، اس ملعون نے لکھا کہ ”ابوبکرؓ اور عمرؓ کیا تھے؟ وہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہیں تھے۔“ ملعون قادیاں مرزا نے اپنی کتاب ”انجام آتھم“ کے ضمیمہ کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ: ”حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نانیاں اور دادیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔“ اس ملعون قادیاں نے صرف یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نبی ہوں بلکہ اُس بدبخت نے یہ کہا کہ: ”میں محمد رسول اللہ ہوں۔“ ایک قادیان کا ملعون جس کی نہ عقل نہ شکل، جس کی نہ صورت نہ سیرت، جس کے پاس نہ علم نہ عمل، نہ حیاء نہ شرم، انگریز کا ٹاؤٹ اور دلال وہ یہ کہے کہ ”میں محمد رسول اللہ ہوں۔“ میں آپ حضرات

کی ایمانی غیرت سے پوچھتا ہوں کیا کوئی مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے؟ (نہیں)

میرے بھائیو، سنو! اس ملعون قادیاں کی نصرت جہاں بیگم کے ساتھ شادی ہوئی، رات گزاری سویرے کھڑے ہوکر کہتا ہے کہ ”رات اللہ نے مجھے مبارک دے کر کہا ہے کہ مـــــرزا قادیانی اذکر نعمتی رأیت خدیجتی کہ تجھے مبارک ہو کہ تیرے گھر میں نصرت جہاں نہیں خدیجۃ الکبریٰ آئی ہے۔“ اس ملعونِ قادیاں نے یہ دعویٰ کیا کہ معاذ اللہ ”محمد عربی نے دنیا میں دو دفعہ آنا تھا، ایک دفعہ حضرت عبداللہ کے گھر مکہ مکرمہ میں آئے، دوسری دفعہ وہی محمد رسول اللہ قادیان میں غلام احمد کی شکل کے اندر آئے ہیں۔“ آج ملعون قادیاں کو قادیانی قیادت مل کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند پہ بٹھانا چاہتی ہے۔ میرے دینی بھائیو! میں آپ کی غیرت سے پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے؟ (نہیں)

میرے بھائیو! اس ملعونِ قادیاں کے سامنے اس کا ایک شاعر اکمل تھا، اس نے کھڑے ہوکر کہا تھا معاذ اللہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل!
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مسلمانو! اس ملعون قادیاں کو آج قادیانی جماعت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند پہ بٹھا کر مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ ثابت کرنا چاہتی ہے۔ آپ کی دینی غیرت سے میرا سوال ہے کہ محمد عربی کے نام پہ کاسۂ گدائی پھیلا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی بھیک مانگتے ہوئے تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی مسلمان اس کو قبول کرسکتا ہے؟ (نہیں) میرے بھائیو! اس ملعون قادیاں نے جہاں اور بہت ساری باتیں لکھیں، اُن باتوں میں ایک یہ بھی لکھا کہ معاذ اللہ! (ہے کوئی قادیانی ماں کا لعل جو حوالے سے انکار کرے؟) اس نے اپنے ایک مرید جس کا نام تھا یار محمد) کے سامنے کہا کہ ”یار محمد! آج رات میرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وہ کام کیا ہے جو مرد اپنی عورت کے ساتھ کرتا ہے۔“ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ جن کا یہ عقیدہ ہو وہ مسلمان ہیں کہ کافر ہیں؟ (کافر)

میرے بھائیو! اس ملعون قادیان کی ان عبارتوں کو سامنے رکھ کر چھ سو علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ ملعون قادیان نے اپنا سفر شروع کیا ”براہین احمدیہ“ سے اور ہمارا سفر شروع ہوا چھ سو علمائے کرام کی قیادت میں اِس فتوے کے ساتھ! قادیانیت بھی چلی ہم بھی چلے۔ لاہور کی یہ بادشاہی مسجد کے مینار گواہ ہیں کہ سن ۱۹۰۰ء میں ملعون قادیاں نے مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کو مناظرے کے لئے پکارا، حضرت پیر صاحبؒ آگئے، ملعون قادیاں کو پتا چلا کہ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ لاہور بادشاہی مسجد کے اندر پہنچ گئے ہیں، اسے جان کے لالے پڑ گئے، سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی، اس نے مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کو کہا کہ ”آپ کے ساتھ پٹھان ہیں مجھے اُن سے ڈر لگتا ہے۔“ اس بدنصیب کو کوئی سمجھائے کہ نبی دنیا میں ڈرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ نبی دنیا کو ڈرانے کے لئے آتا ہے۔ نبی بشیر بھی ہوتا ہے اور نبی نذیر بھی ہوتا ہے، لیکن اس قادیان کی بزدلی کا اندازہ لگائیں! حضرت مولانا پیر مہر شاہ صاحب گولڑویؒ نے جواب میں کہا کہ ملعونِ قادیان کو کہو میرے سامنے آجائے، اُس کے ساتھ جو آدمی ہیں اُن کے حفظ امن کا وہ ذمہ دار، میرے ساتھ جو ساتھی ہیں اِن کے حفظ امن کا میں ذمہ دار! تین دن تک مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ (تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے) اسی مسجد کے اندر قیام فرما رہے لیکن ملعون قادیان نے دوسرا خط لکھا کہ حضرت پیر صاحب! اس طرح نہیں، میں اور آپ ایک مجلس میں بیٹھ جائیں، آپ بھی مہربانی کریں، کاغذ قلم لیں میں بھی کاغذ قلم لیتا ہوں قرآن مجید کی تفسیر لکھتے ہیں۔ آپ کی تفسیر اچھی تو آپ سچے، میری تفسیر اچھی تو میں سچا۔ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے کہا کہ ملعونِ قادیان کو کہو کہ اچھی تفسیر لکھنے سے آدمی اچھا مفسر بن سکتا ہے نبی نہیں بن سکتا۔ اگر تمہیں تفسیر لکھنے کا شوق ہے تو پھر ایسے نہیں، تم بھی آؤ! میں بھی آتا ہوں، ایک مجلس کے اندر بیٹھتے ہیں۔ ایک کاغذ پہ تم بھی اپنا قلم رکھ دو میں بھی کاغذ پہ اپنا قلم رکھ دیتا ہوں، تو اپنی نبوت کا اقرار کر کے قلم کو کہے کہ چل، میں محمد عربی کی غلامی کا دم بھر کے اپنے قلم کو کہوں گا چل! بغیر ہاتھ لگانے کے، تیرا قلم چلے تو تُو سچا بغیر ہاتھ لگانے کے، اگر قلم میرا چلے تو میرا نبی سچا! ملعون قادیان نے کیا آنا تھا۔

میرے بھائیو! حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے تیسرا چیلنج دیا کہ اس ملعون قادیان کو کہو اگر یوں نہیں تو آسان فیصلے کا راستہ اور بھی ہے، وہ بھی آئے میں تو آیا بیٹھا ہوں، وہ میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے شاہی مسجد کے مینار پر

چڑھتے ہیں، وہ اپنی نبوت کا اقرار کر کے چھلانگ لگائے، میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھر کے چھلانگ لگاؤں گا، زمین پر پہنچتے ہی جو مر جائے وہ جھوٹا جو بچ جائے وہ سچا، لیکن میرے بھائیو! ملعون قادیاں کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے کہاں ہیں قادیانی؟ میں ان سے کہتا ہوں تم نے بھی ایک سفر شروع کیا، ہم نے بھی ایک سفر شروع کیا۔ تم لوگ بہاولپور کی عدالت میں گئے، عدالت میں دس سال تک قادیانیت کے متعلق کیس چلتا رہا۔ اس کیس کے نتیجے میں دس سال کی سماعت کے بعد بہاولپور کی عدالت نے کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون؟ (کافر)

میرے بھائیو! میں بڑی تیزی کے ساتھ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ گھنٹوں کی گفتگو کو میں منٹوں میں، منٹوں کی گفتگو کو میں سیکنڈوں میں سمیٹ رہا ہوں۔ میرے بھائیو! تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، الہ آباد اور مدراس کی عدالت میں قادیانیت اور اسلام کے متعلق ایک دوسرے کے مقابلے میں کیس دائر ہوئے، تمام عدالتوں نے کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کون؟ (کافر)

میرے بھائیو! ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی، اس تحریک کو دبانے کے لئے آپ حضرات کے اسی لاہور کے اندر جنرل اعظم نے گولیاں چلائیں فوج کی وردی میں فوجی گاڑیوں پر بیٹھ کر، قادیانیوں نے مسلمانوں کو خاک اور خون کے اندر تڑپایا لیکن امت مسلمہ تمہیں مبارک ہو! ایک وقت آیا ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اسی نسبت روڈ پر اور انہیں بازاروں اور چوراہوں میں، اسی چیئرنگ کراس پر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ایک لاکھ آدمی کا جلوس نکلا، نماز کا وقت تھا اذان کہی گئی حضرت مصلے پر آئے تکبیر کہی گئی، پورے جلوس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، اس کا معنی یہ ہے کہ پورے جلوس میں ایک آدمی بھی بغیر وضو کے نہیں تھا۔ آپ کے اکابر نے اس طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت اس کام کو دین اور عبادت سمجھ کر کیا ہے۔

میرے بھائیو! تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، پھر ایک وقت آیا کہ ۱۹۷۴ء میں گیارہ دن مرزا ناصر پر دو دن لاہوری گروپ کے صدرالدین پر قومی اسمبلی کے اندر بحث ہوئی، اٹارنی جنرل نے بحث کو سمیٹا، اسمبلی کے ممبران نے تقریریں کیں کل چھیانوے (۹۶) گھنٹے قادیانیت کے مسئلے پر قومی اسمبلی میں بحث ہوئی۔ آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس سرکاری دستاویز کا ایک ایک حرف ذمہ داری کے ساتھ ہم نے چھاپ کر مشرق سے لے کر مغرب تک، پوری دنیا میں اس کو پھیلا دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہاں ہیں قادیانی کرم فرما؟ کہاں ہے وہ ظفر اللہ قادیانی؟ کہاں ہے وہ ملعون قادیانی؟ کہاں ہے وہ مرزا محمود؟ جو یہ کہتے تھے کہ پاکستان میں ہمارا اقتدار آئے گا، اقتدار تو در کنار آج امت میدان میں موجود ہے قادیانیت نظر نہیں آتی۔

آپ حضرات یقین کریں، میرے بھائیو! میں اختصار کر رہا ہوں، آج کی تاریخ کو ۱۹۷۴ء میں فیصلہ ہوا تھا، پوری نیشنل اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ وہ ۱۹۷۴ء تھا اور آج ہم ۲۰۲۱ء میں بیٹھے ہیں، سنتالیس سال ہو گئے۔ معاف رکھنا اگر قصر کو حذف کر دیں تو نصف صدی بیت گئی، وہ فیصلہ ہوا تھا جناب بھٹو صاحب کے زمانے میں، بھٹو صاحب کے بعد ضیاء صاحب آئے، ضیاء کے بعد جونیجو، جونیجو کے بعد پھر ضیاء، ضیاء کے بعد محترمہ، محترمہ کے بعد میاں صاحب، میاں صاحب کے بعد پھر محترمہ، محترمہ کے بعد پھر میاں صاحب، اُس کے بعد معین قریشی بھی آیا، جمالی بھی آیا، جناب چوہدری شجاعت صاحب بھی تشریف لائے، یہ ہمارے وزرائے اعظم آتے رہے، پھر پرویز مشرف آیا، پرویز مشرف کے بعد جنابِ زرداری صاحب آئے، زرداری کے بعد پھر نواز شریف آئے، نواز شریف کے بعد خاقان عباسی آئے۔ آج کل بھی ایک صاحب آئے ہوئے ہیں اور اللہ کے فضل سے میں وضو کے ساتھ ہوں اُس کا نام نہیں لیتا۔

میرے بھائیو! اس پورے پچاس سال کی تاریخ میں دنیا کا کوئی ایسا کافر ملک نہیں، مشرق سے لے کر مغرب تک روئے زمین کا کوئی ایسا کافر ملک نہیں جس کے سربراہ کے سامنے قادیانیوں نے سجدہ نہ کیا ہو، اپنا ناک نہ رگڑا ہو، اپنی پیشانی زخمی نہ کرائی ہو، اُس کے تلوؤں کو نہ چاٹا ہو، اُن کے بوٹوں پر زبان نہ پھیری ہو، قادیانیوں نے تمام تر ذلت ورسوائی کو برداشت کیا، اس لئے ہمارے جتنے حکمران آئے اِن پر باہر کے کافروں سے یہ دباؤ ڈلواتے رہے کہ کسی طرح ختم نبوت کے اس قانون کو ختم کر دیا جائے۔ اسلامیانِ لاہور! آپ حضرات کو کریڈٹ جاتا ہے اس بات کا اس خطے سے جتنے آپ دوست یہاں پر آئے

ہیں، قصور سے لے کر ٹوبہ ٹیک سنگھ تک، خوشاب سے لے کر گنڈا سنگھ تک، جتنے اس خطے کے آپ دوست وہ جہلم سے لے کر بہاولنگر تک آپ دوست جو اس کانفرنس کے اندر آئے ہیں، میں آپ حضرات کو قدم قدم پہ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ میرے رب کی رحمتیں آپ کے ساتھ ہوں، یہ یقین فرمائیں کہ پوری دنیا کے کفر نے مل کر پچاس سال زور لگایا، قادیانیوں کی حمایت میں کہ کسی طرح اس قانون کو ختم کر دیا جائے۔ آپ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ قانون ختم کرنا تو درکنار اُس کے زیر اور زبر میں بھی پورا کفر مل کر کوئی ترمیم نہیں کر سکا۔

آج آپ دوستوں کو اس لئے جمع کیا کہ ہم حکمرانوں سے یہ درخواست کریں، ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا موجودہ حکمران ٹرمپ کو ملنے کے لئے گیا، واشنگٹن میں جلسہ عام منعقد کیا گیا اُس کے تمام تر اخراجات قادیانی جماعت نے کئے تھے۔ کوئی مائی کا لعل اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا، اس نے ٹرمپ کے سامنے کہا کہ آسیہ مسیح، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخ کو میں نے رہا کیا ہے اور کوئی حکمران ایسے نہ کرتا۔ یہ کل کی بات ہے کہ گوجرہ کے شفقت اور اس کی اہلیہ شگفتہ جنہوں نے خود اقبالِ جرم کیا کہ ہم نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت پر میسج جاری کئے تھے، اقبالِ جرم کے باوجود اُن ملزمان کو رہا کیا گیا، ایک شہباز علی رضوی نامی ملعون اور ایک ہے کوئی سلیم نامی ان لوگوں سے فیصلہ دلوایا گیا اور وہ فیصلہ قانون کا فیصلہ نہیں، خالصتاً دباؤ اور پالیسی کے نتیجے میں اُن ملزمان کو رہا کیا گیا۔

میرے بھائیو! ان حالات اور واقعات میں آج کی مجلس میں ہم نے آپ دوستوں کو اس لئے جمع کیا کہ خاص طور پر دوست اور دشمن پر یہ بات واضح کر دیں، زمین والے بھی سنیں آسمان والے بھی سنیں، آپ دوست جائیں تو یہ پیغام لے کر جائیں کہ رب محمد کی قسم! جب تک جان میں جان باقی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی رعونت کی بنیاد پر اس قانون کو ختم کر دیں گے میں اُن سے کہتا ہوں کہ میدان بھی موجود ہے گھوڑا بھی موجود ہے شاہسوار بھی موجود ہے، جو کل ہونا ہے وہ آج ہو جائے جو آج ہونا ہے وہ ابھی ہو جائے۔ میرے بھائیو! میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں میرے ساتھ مل کر کہو: ”تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد! تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد!“

اور اگر کوئی ماں کا لعل کانا کوجھا، کوئی بدسُرا بدشکلا بدنصیب یہ سمجھتا ہے کہ میں قادیانیوں کی حمایت میں یہ قانون ختم کر دوں گا، میں ان سے کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ! قادیانیت بھی ڈوبے گی اور اسے بچانے والے بھی ڈوبیں گے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ جو اس قانون کو ختم کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی بھی اس بات کو نہ بھولیں کہ ان شاء اللہ! اس قانون کو ختم کرنے والے ختم ہو جائیں گے مگر یہ قانون کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (ان شاء اللہ!)

میرے بھائیو! ہم انتظامیہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اتنی بڑی کانفرنس کرنے کی اجازت دی اور اس پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اُن کا دباؤ ہے ہمارے رفقاء پر کہ جلسے کو جلدی سمیٹا جائے۔ آج سے دو مہینے پہلے میں خود گیا تھا حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں، کل ہمارا جلسہ لیاقت باغ میں تھا، آج میرے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا ہے کہ وہ لیاقت باغ کا اجتماع بڑا تھا یا آپ حضرات کا اجتماع بڑا ہے؟ بلا مبالغہ آپ دوستوں کی طرح کل وہاں انسانوں کا سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا، وہاں پر آخری بیان حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کا ہوا، انہوں نے میرے سامنے اپنے ایک عذر کا ذکر کیا میرے لئے اصرار کرنا ممکن نہیں تھا، حضرت مولانا تشریف نہیں لا سکے، آپ کا شکر گزار ہوں رات گئے تک بیٹھے رہے۔ اب تم نعرہ لگاؤ، میں تم سے اجازت لوں: تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد!!! ☆☆

بقیہ:......

مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار

پانچ منزلہ مسجد ہے، جس میں سینکڑوں سے متجاوز نمازیان اللہ پاک کے حضور سربسجود ہوتے ہیں۔ درجنوں سے زائد طلبا قرآن وحدیث کے علوم ربانی حاصل کر رہے ہیں۔

۱۵/اگست ظہر کی نماز کے بعد راقم کا بیان ہوا، ۱۴/اگست سے ۷/ستمبر ۲۰۲۱ء تک لاہور کی درجنوں مساجد میں ۷/ستمبر ۲۰۲۱ء کو مینار پاکستان کے زیر سایہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس یادگار پاکستان کے گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی تشہیر کے لئے پروگرام منعقد ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

سندھ یونیورسٹی جامشورو میں منعقدہ

تحفظ ختم نبوت سیمینار

حیدر آباد (مولانا محمد ابرار شریف) ہر سال کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے پورے پاکستان میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہونے والے تاریخ ساز فیصلے کی یاد میں تجدید عہد وفا کے طور پر منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن حیدر آباد کی طرف سے بھی عشرۂ ختم نبوت منانے کا اہتمام کیا گیا آخری پروگرام سندھ یونیورسٹی جامشورو کے شیخ ایاز آڈیٹوریم میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ تھے۔ شیخ الجامعہ سندھ پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق کلہوڑو نے کہا ہے کہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا اہم جزو ہے۔ قادیانی کافر ہیں، جو کہ ملکی آئین میں بھی درج ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں، جنہوں نے اپنے حسن اخلاق سے لوگوں کو مسلمان کیا۔ ہم ان کے نقش قدم پر چل کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ خوشی ہے کہ تمام مسلک کے معزز سربراہان آج ختم نبوت پر متفق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز جامعہ سندھ کی آرٹس فیکلٹی بلڈنگ میں واقع شیخ ایاز آڈیٹوریم میں منعقد کئے گئے ’’تحفظ ختم نبوت سیمینار‘‘ کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ شیخ الجامعہ سندھ نے کہا کہ ہمیں اپنا ایمان مضبوط رکھنا ہے، جس کے لئے کلمہ طیبہ پر دل و جان سے یقین رکھنا ہوگا۔ انہوں نے مرزا غلام قادیانی کا نام لئے بغیر کہا کہ اس منکر کے نام سے ’’احمد‘‘ حذف کر دینا چاہیے، کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مسلمان اپنے نام کے ساتھ اس لئے جوڑتے ہیں تاکہ ایک نسبت رہے، جو قیامت کے دن شفاعت کا باعث بنے، اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام اسلام سے خارج لوگوں کے نام کے ساتھ نہیں جوڑنا چاہیے۔ انہوں نے نوجوانوں کو اسلام کی تعلیم کو اس کی اصل روح کے مطابق سمجھنے کے لئے ایسے سیمینارز مستقبل میں بھی منعقد کرانے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو شہید ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا جو کہ آئین میں بھی درج کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آج مسلمانوں کو کافر بولتے ہیں، جبکہ اصل میں وہ خود کفر کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ سر ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ظفر اللہ قادیانی ۱۹۵۳ء میں وزیر خارجہ تھے تو ان کو ہٹانے کا مطالبہ اس وجہ سے کیا گیا تھا کہ ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں نے بلوچستان کو قادیانیوں کا صوبہ بنانے کی بات کی تھی۔ انہوں نے سابق وزیراعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ بحیثیت وزیر اعظم انہوں نے جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا اور قادیانیوں کو اسلام سے خارج قرار دیا اور اس کو آئین کا حصہ بنایا، جبکہ ایک سابق وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے امریکا کی جانب سے گندم کی درآمد بند کرنے کے خوف سے قادیانیوں کو کافر قرار نہیں دیا تھا۔ سیمینار میں ڈاکٹر حافظ منیر احمد خان نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ تحفظ ختم نبوت سیمینار ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو قومی اسمبلی کی جانب سے کافر قرار دینے کے موقع پر منعقد کرنا تھا، لیکن کئی وجوہات کی بنا پر یہ نہیں ہوسکا اور آج سیمینار منعقد کیا گیا ہے۔ سیمینار میں اسلامک اسٹڈیز فیکلٹی سمیت مختلف شعبوں کے اساتذہ، طلبا و طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ حافظ منیر احمد صاحب نے بہت جلد ختم نبوت و فتنہ قادیانیت کے متعلق ورکشاپ رکھنے کا بھی اعلان کیا، اللہ تعالیٰ جلد از جلد توفیق مرحمت فرمائیں۔ راقم الحروف مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈویژن حیدر آباد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے دین اسلام کی اساس ہے، دین اسلام کی روح و جان ہے۔ اسی لئے امت مسلمہ نے ہر دور کے اندر ہر قسم کی قربانی دے کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس و ختم نبوت کا تحفظ کیا ہے اور یہ دن ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم بھی اپنے اکابرین کی طرح ہر وقت ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں، ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ اس سیمینار کو قبول فرمائیں اور جن ساتھیوں نے جس صورت میں اس کے انعقاد میں سعی کی، اللہ تعالیٰ قبول کرتے ہوئے دونوں جہانوں میں اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔

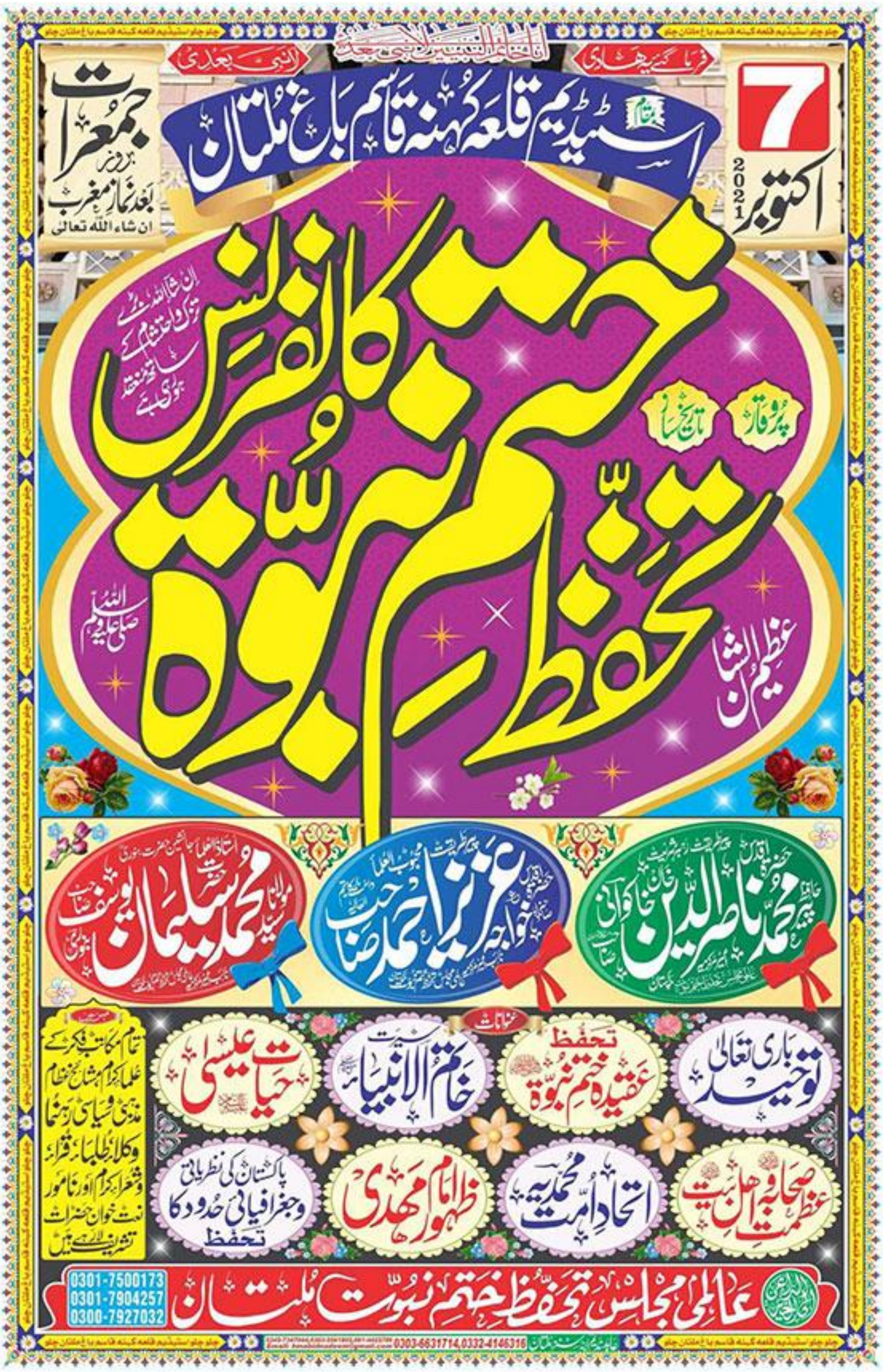
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
بمقام
اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان
7
اکتوبر
2021
بروز جمعرات
بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ تعالیٰ
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
عظیم الشان
پروقار
تاریخ ساز
صلی اللہ علیہ وسلم
پیر محمد ناصر الدین خاکوانی
خواجہ عزیز احمد صاحب
مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری
توحید باری تعالیٰ
عقیدہ تحفظ ختم نبوۃ
ختم الانبیاء
حیات عیسیٰ
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحاد امت محمدیہ
ظہور امام مہدی
پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ
0301-7500173
0301-7904257
0300-7927032
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان